۱۱۱۰
چہار وید
۱۱۱۱
شادی بیوگان

جاهدوا في الله حق جهاده

الحمد لله

کہ

رسالہ

جہادِ وید

جس میں جہاد کا ثبوت ویدوں اور دیگر
دھرم شاستروں سے کافی ووافی دیکر اسلامی
جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کیلئے بند کر دی ہے

مصنفہ

مشہور مناظر مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل)
مصنف تفسیر ثنائی
وغیرہ

مطبع گورو بازار سٹیم پریس امرتسر میں طبع ہوا

قیمت ۳ر
محصول علاوہ

ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار اہلحدیث اور دفتر اخبار مسلمان امرتسر

ہفتہ وار اخبار

مسلمان امرتسر

آجکل اسلام پر جو ہر چہار طرف سے حملے ہو رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ عیسائی۔ ہندو۔ آریہ۔ اور دیگر قومیں جس طرح اسلام پر نئے نئے اعتراض کرتی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں اس لئے بہت ضروری ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے اُن حملات کے باقاعدہ جوابات دیئے جائیں۔ اسی غرض کیلئے یہ اخبار (مسلمان) جاری ہوا ہے جو ہفتہ وار ہر منگل کو امرتسر سے خاکسار کے اہتمام سے ۱۸×۲۲ کے ۱۲ بڑے صفحوں پر شائع ہوتا ہے۔ جسمیں اسلام کی خوبیوں کا اظہار اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے معقول جوابات دیئے جاتے ہیں پس اسلام کے بہی خواہوں سے امید ہے کہ اس اخبار کی دل سے قدر کر کے بہت جلد خریداری کی درخواست بھیجیں گے۔ قیمت سالانہ عہ

نمونہ کا پرچہ دو پیسے کے ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جاتا ہے۔

المشتہر

ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "مسلمان" امرتسر

ہفتہ وار اخبار

اہل حدیث امرتسر

یہ اخبار کیا ہے؟ مجمع البحرین ہے یعنی دین و دنیا کا مجموعہ ۱۸×۲۲ کے ۱۶ بڑے صفحوں پر ہفتہ وار ہر جمعہ کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے جسمیں ملکی۔ مذہبی اخلاقی اور تاریخی مضامین چھپنے کے علاوہ متفرق سوال و جواب۔ دینی فتوے اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات وغیرہ درج ہوتے ہیں اور ایک دو صفحوں پر دنیا کی چیدہ چیدہ خبریں بھی درج ہوتی ہیں غرض یہ اخبار توحید و سنت کا حامی شرک و بدعت کا دشمن۔ مخالفین کے سامنے ڈھال کا کام دینے والا اور دنیا بھر کی چیدہ چیدہ خبریں تبلانے والا ہے

قیمت سالانہ تین روپے۔

نمونہ کا پرچہ دو پیسے کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

المشتہر

ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اھل حدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی النبی و آلہ

مجھے پہلے دیکھئے

اسلام علاوہ اعتقادی تعلیم کے عملی تعلیم میں سے جس حکم پر فخر کر سکتا ہے وہ مسئلہ جہاد ہے۔ ہم خدا لگتی کہنے سے نہیں رک سکتے کہ اسلام میں جہاد کی پاک تعلیم ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر اسلام میں جہاد کی تعلیم نہوتی تو ہمارے خیال میں اسلام کے غلط مذہب ہونے کی بھی ایک دلیل کافی ہوتی۔ کہ اس میں جہاد نہیں +

اسلام جن شرائط سے جہاد کی تعلیم دیتا ہے اون کے بیان کا محل اور ہے۔ یہ رسالہ اون شرائط اور مواقع کے تبلانے کے لئے نہیں +

برخلاف اسکے مخالفین خصوصاً آریہ سماجیوں نے ایسے پاک اور ضروری مسئلہ پر چونکہ اعتراضات کئے اور اپنی تعلیم کو چھپایا اسلئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک رسالہ ایسا لکھا جائے کہ اوسمیں آریہ دھرم کی معتبر کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا ہو۔ چنانچہ یہ رسالہ اسی غرض سے لکھا گیا ہے اور اسی بنا پر اسکا نام تجویز ہوا ہے

جہاد وید

امید ہے اپنے بیگانے اس سے فائدہ اوٹھائینگے اور یہ رسالہ بھی اسی طرح دلچسپی سے پڑھینگے جس طرح جنگ ترکی اور اٹلی کی خبریں آجکل پڑھتے ہیں۔

خاکسار
ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر
۸ر نومبر ۱۹۱۱ء

تقسیمِ جہاد

ہمارے سماجی دوست جب سنتے ہیں کہ ویدوں میں جہاد کا حکم ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ جہاد مذہبی نہ تھا ہمیں معلوم اس کہنے سے وہ کیا فائدہ سمجھتے ہیں اسلئے پہلے ہم جہاد کی تقسیم تبلاتے ہیں:۔

دنیا میں جنگ دو قسم کی ہوتی ہیں (الف) مذہبی (ب) ملکی۔ مذہبی جنگ سے مراد وہ لڑائی ہے جو مخالفین مذہب سے ہو۔ خواہ ایک ہی ملک کے رہنے والے ہوں ملکی جنگ سے وہ جنگ مراد ہے جو مخالفین ملک سے ہو خواہ دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں۔ پہلی جنگ کا خاتمہ ایک معنی سے اتحاد مذہب سے ہو جاتا ہے۔ یعنی ایک فریق دوسرے فریق کا ہم خیال ہو جائے تو مذہب جنگ کے بند کرنے کا حکم دیتا ہے۔ دوسری جنگ کا خاتمہ فتح ملک پر ہوتا ہے خواہ اوس کے دونوں فریق ایک ہی دین اور ایک مذہب کے پیرو ہوں جیسے گذشتہ ایام میں چین اور جاپان کی لڑائیاں۔ یہ ظاہر ہے کہ مذہبی کتابوں میں جن لڑائیوں کا ذکر ہوگا وہ مذہبی ہونگی اور جن لوگوں کو مذہبی کتابوں میں دشمن کہا گیا ہوگا وہ اُس دین اور کتاب کے منکر ہونگے جس میں اونکا ذکر ہوگا مثلاً قرآن شریف میں لکھا ہو کہ دشمنوں کو مارو تو ان دشمنوں سے وہی لوگ مراد ہوں گے جو دین اسلام کے مخالف اور مسلمانوں کے بحیثیت اسلام دشمن۔ اسی طرح ویدوں میں سمجھنا چاہیئے اسلئے کہ مذہبی کتاب اپنے جملہ مومنین اور مصدقین کو ایک نگاہ سے دیکھتی ہے ممکن نہیں کہ اوس میں خطاب جمع سے مراد بعض فرقے ہوں اور دشمنوں سے مراد اوسی کے مصدقین میں سے بعض دیگر نہیں بلکہ جہاں کہیں وہ اس قسم کے احکام جاری کرتی ہے وہاں امر کے مخاطب اوس کے مصدقین ہوتے ہیں اور دشمنوں سے مراد اوس کے منکر یا مخالف۔ خواہ اُن لوگوں کو اصل کتاب کا مخالف کہا جائے یا ماننے والوں کا دشمن بنایا جائے۔ بہر حال اوس سے مراد وہی لوگ ہوتے ہیں جو اوس دین اور اوس کتاب کے منکر ہوں۔

اس واجبی تمہید کے بعد ویدک جہاد کے احکام سنئے۔

ویدوں میں **جہاد** کے متعلق کئی ایک منتر ہیں اور قسم قسم کے عنوان سے حکم آئے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں:۔

(۱)۔ اے دشمنوں کو مارنے والے! اصول جنگ میں ماہر۔ بے خوف وہراس۔ پُرجاہ وجلال عزیز! اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو اور بہ فرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے **لڑائی کا سرانجام** کرو۔ تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو اپنے زور شجاعت سے **دشمنوں کو تہِ تیغ کرو** تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف وکرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو۔ (اتھروید کانڈ ۶۔ انوواک ۱۰ ورگ ۹۷ منتر ۳)

کس زور وشور سے جہاد کی ترغیب دیگئی ہے۔ پہلے واقعات بتلاکر روئے زمین پر سکہ جمانے کا حکم ہے۔ **بہت خوب! آگے چلئے**:۔

(۲)۔ میں اوس محافظِ کائنات۔ صاحبِ جاہ جلال۔ نہایت زور آور فاتحِ کل۔ تمام کائنات کے راجا قادرِ مطلق اور سب کو قوت عطا کرنے والے پرمیشور کو جس کے آگے تمام زبردست بہادر سرِ اطاعت خم کرتے ہیں اور جو انصاف سے مخلوقات کی حفاظت کرنیوالا قادرِ مطلق پرمیشور ہے **ہر جنگ میں فتح پانے کے لئے مدعو کرتا ہوں** اور پناہ لیتا ہوں۔ وہ اعلےٰ دولت وحشمت کا عطا کرنے والا قادرِ مطلق ایشور ہمارے تمام کاروبار سلطنت میں امن وامان۔ فتح ونصرت اور خیر وعافیت قائم رکھے۔ (یجر وید۔ ادھیائے ۲۰ منتر ۵۰)

اس منتر میں **جہاد** کا حکم بعنوان دعا مذکور ہے۔ اور سنئیے:۔

(۳) اے انسانو! تمہارے آیدھ یعنے توپ* بندوق وغیرہ۔ آتشگیر اسلحہ اور تیر کمان تلوار وغیرہ ہتھیار میری عنایت سے مضبوط اور فتح نصیب ہوں۔ بدکردار دشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو۔ تم مضبوط۔ طاقتور اور کارِ نمایاں کرنے والے ہو

تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دیکر ادنہیں رد گردان و پسپا کرو۔ تمہاری فوج جرار دکار گذار اور نامی گرامی ہو تا کہ تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو اور تمہارا حریف ناہنجار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے"

(رگ وید۔ اشٹک ۱۔ ادھیائے ۳۔ درگ ۱۸۔ منتر ۲)

اس منتر کا مطلب بھی صاف ہے کہ آلاتِ جنگ کی طیاری اور لیس رکھنے کا حکم ہے۔ جو بعینہ دوسرے لفظوں میں جہاد کے حکم میں ہے۔ اور سنئے:۔

اے فرمانبردار لوگو! تمہارے اسلحۂ آتشیں وغیرہ از قسم استر اور توپ تفنگ تیر۔ تلوار۔ وغیرہ شستر مخالفوں کو مغلوب کرنے اور ان کو روکنے کے لئے قابل تعریف اور با استحکام ہوں۔ تمہاری فوج مستوجب توصیف ہو تا کہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو" (رگ وید۔ منڈل ۱۔ سوکت ۳۹ منتر ۲)

یہ منتر بھی کسی توضیح یا تشریح کا محتاج نہیں۔ بلکہ صاف صاف اور کھلے کھلے الفاظ میں جہاد کا حکم ہے۔ اور سنئے:۔

(۵) الٰہی تمام انند کے دینے والے جگدیشور! سب متنفسوں میں انتریامی اور سچائی کے پرکاش کرنے والے آپ کی کرپا سے ہم لوگ آپس میں یہ اپدیش کریں کہ جیسے یہ سب کا پرکاش کرنے والا سورج لوک اور زمین میں انیک بندھنوں کے ذریعے کرنوں سے زمین وغیرہ سب پدارتھوں کو باندھتا ہے۔ ویسے تم بھی شترؤں کو باندھ کر اچھے اچھے گنوں کا پرکاش کرو۔ اور جیسے زمین پر اس سنگرام میں جس میں کہ عالم لوگ اچھے اچھے پدارتھ یا اعلےٰ سے اعلےٰ ددوانوں کی سنگت کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس سنگرام میں دشمنوں کو مارتا ہوں ویسے تم لوگ بھی مارو"

(یجر وید۔ ادھیائے ۱۔ منتر ۲۶)

اس منتر میں دشمنوں کو مارنے کا صاف صاف لفظوں میں حکم ہے۔ یہی جہاد ہے۔ اور سنئے:۔

(۶) اے اعلےٰ صفات سے موصوف خالق کائنات آپنے جس اناج وغیرہ اشیاء سے

اور متنفسوں کو روح دینے والے یا رتھا اور بہت سی مخلوقات سے معمور زمین
کو اوپر اٹھا کر چاند کے کرہ کے نزدیک قائم کیا ہے۔ آپ کے اس احسان کی وجہ
سے عقل سلیم والے عالم انسان اس زمین کو حاصل کر کے آپ کے مطابق چل کر
سدا ہی یگیہ کا انوشٹھان کرتے ہیں۔ جیسے راحت میں مگن ہو کر عاقل انسان
جیودن کا ہت کرنے والی اس زمین کے سہارے سے فوج اور اسلحہ سلسلہ وار
لیکر جنگجو انسانوں کو اپنا رعب اور اپنی حشمت دکھاتے ہوئے دشمنوں کے
اعضا رکاٹنے والے میدان جنگ میں غنیم پر فتح پا کر راج کو حاصل کرتے ہیں
یا جیسے مذکورہ بالا طریقہ سے عاقل انسان پہلے وقتوں میں فائز المرام ہو کر جن
تراکیب سے اچھی طرح اشیاء کو حاصل کر کے ان کا جائز استعمال کرتے ہیں۔ ویسے ہی
اے اعلےٰ جاہ وجلال کی خواہش کرنے والے انسان تو بھی اس کو حاصل کر کے اگنیہو
کی پوجا اور اشیاء کو حاصل کرنے والی اعلےٰ سے اعلےٰ ترکیبوں کا استعمال کر جس
طرح بھی **دشمنوں کو ہلاک کیا جا سکے** اسی قسم کے کاموں کو کر کے سدا ہی
راحت سے زندگی بسر کر۔ (یجر وید ادھیائے ۱۔ منتر ۲۸)

اس منتر میں بھی فوج کی آراستگی کا صاف لفظوں میں حکم ہے۔ جس سے غرض جہاد ہے

اور سنئے :-

(۷) میں مادی آگ اور چندر لوک کے دکھوں کو برداشت کرنے کے قابل دشمنوں کو
اچھی طرح فتح کروں میدان جنگ سے پیدا ہونے والی فتح کو حاصل
کرنے والا بن کر میں اپنے آپ کو اچھی طرح عمدہ دلائل سے مزین کروں۔ وو دیا کو
اچھی طرح کر یا کشل ہو کر مذکورہ بالا جو آگ اور چندر لوک ہیں۔ اور وہ جو کہ ظلم
کرنے والا بد کردار انسان ہم منصف مزاج لوگوں سے دشمنی کرتا ہے۔ اور جس
ظلم کرنے والے سے انصاف کرنے والے ہم لوگ دشمنی کرتے ہیں۔ ہم اس دشمن
کو دور کرتے ہیں۔ اور میں بھی اس بدکردار دشمن کو اسلحہ سے **مسلح فوج کی**
مدد سے جنگ میں شکست دیتا ہوں۔ میں ہوا اور بجلی کی شکل میں آگ کی

وِدیا سے اچھی طرح مزیّن ہو سکوں۔ اور میں گیان کی مدد سے جاہ و جلال کی تحصیل کے لئے ہوا اور بجلی کی وِدیا کے جاننے والا ہو کر اپنے آپ کو ہمیشہ اچھی طرح دلائل سے مزیّن کر کے سکھ کو حاصل کر سکوں۔ اور مجھ سے اچھی طرح سِدھ کئے ہوئے ہوا اور آگ ہیں۔ وہ مورکھ انسان جو ہم عالم لوگوں سے نفرت سے پیش آتا ہے۔ اور جس مورکھ سے ہم عالم لوگ نفرت کرتے ہیں ہم اس دشمنی کرنے والے مورکھ کو دُور کرتے ہیں۔ اور میں اس کو علم کے پرکاش سے اچھی طرح تعلیم دے کر پاک کرتا ہوں۔ (یجروید ادھیائے ۲۔ منتر ۱۵)

اس منتر میں بھی فتوحات ملکی حاصل کرنے کی تمنا ہے جو بغیر جہاد کے ممکن نہیں۔ اور سنئے:۔

(۸) اے شور بیر (بہادر) آپ اس لوگ میں **میدان جنگ میں** عالموں کے ساتھ ملکر ہم لوگوں کی اچھی طرح رکھشا کیجئے اور قتل مت کیجئے اے شہ زور بہادر جیسے آپ کی بڑی وید پرمان یکت دانی وِدیا وغیرہ اتم گنوں کے سینچنے اور اعلےٰ اعلےٰ ہو یہ یعنے ہر ایک موسم کے مطابق یگیہ کرنے والے وِدوان کے گنوں کا پرکاش کرتی ہے۔ یا جیسے وِدوان لوگ ہم سے آپ کے گنوں کا درشن کر کے آننددت ہوتے ہیں۔ ویسے ہی یگیہ کرنے والا یجمان آہکی آگیا سے جَو وغیرہ اعلےٰ اعلےٰ اناجوں کو آگ میں ہوم کر کے ان پدارتھوں کے ذریعہ سب کو سکھ دینے کا موجب ہوتا ہے۔ (یجروید ادھیائے ۳ منتر ۴۶)

بشرح صدر اس منتر میں بھی فتوحات کی آرزو ہے۔

اور سنئے:۔

(۹) اے سپہ سالار اچھی طرح علم حاصل کر تاکہ تو کارہائے نمایاں کر سکے۔ تیری عمر زیادہ ہو۔ تیری شجاعت اور تیرے ہتھیار راجہ کی حفاظت کے لئے ہوں۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ تجھے یہ زندگی ملی ہے تو اس کے فرض کو پورا کر ایشور کو جان۔ اوس کے علم کو حاصل کر میں تجھے سپہ سالار مقرر کرتا ہوں۔ فوج ہی تیرا گھر ہے

اے سپہ سالار قابل تعریف نیک اعمال کر عالموں کی حفاظت کر راج کو ترقی دینے کے لئے میں تجھے اس عہدے پر مقرر کرتا ہوں۔" (یجروید ادھیائے ۷ منتر ۲۲)

مضمون صاف ہے کہ جہاد کے انتظام کے لئے سپہ سالار مقرر کئے جاتے ہیں اور سنئے :-

(۱۰) "اے راجہ اگنی ہوتر سے لیکر راج پالن تک جتنے فرائض ہیں تو اون کو ترقی دے منتروں منصف مزاج انسانوں عالموں اور عالموں کی حفاظت کر اپنی کاموں کے لئے میں تجھے راجہ بناتا ہوں۔ اے سپہ سالار تو نیک انسانوں کی صحبت اختیار کر۔ شان و شوکت بڑھا۔ عالموں کی حفاظت کر ان کاموں کے لئے میں تجھے سپہ سالار بناتا ہوں۔ تو علم اسلحہ میں ماہر ہے۔ صنعت و حرفت کو ترقی دینے کے لئے تو آگ اور بجلی کے گنوں کو پر کاشت کر۔ اور ودیا کو بڑھا اس کام کے لئے میں تجھے مقرر کرتا ہوں۔ اے کاریگر میں تجھے صنعت و حرفت کو بڑھانے اور اون کے متعلق تمام علوم کو جاننے کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ اے ادھیاپک! میں تجھے پڑھنے پڑھانے کو ترقی دینے راجہ اور شاستروں کا ادراک کو یوگ ودیا سکھانے کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ اے برہم گیانی! میں تجھے وگیان کی ترقی اور ایشور اور وید و شاستر کا علم دینے کے لئے مقرر کرتا ہوں۔"

(یجروید ادھیائے ۷ منتر ۲۳)

مطلب صاف ہے کہ علم اسلحہ اور بجلی یعنی جہاد میں آتش فشانی کی تعلیم ہے۔ اور سنئے :-

(۱۱) "اے جاہ و جلال والے اور دشمنوں کا ناش کرنے والے راجہ! تو فوج کے قوانین کے مطابق انتخاب کیا گیا ہے۔ میں تجھکو میدان جنگ کے لئے استر ودیا (علوم اسلحہ) کا اپدیش کرتا ہوں۔ تیرا یہ فوج پر ادھیکار تیرے لئے سکھ دائی ہو میدان جنگ میں لڑنے کے لئے میں تجھے سویکار کرتا ہوں۔ تو سب سے یکساں محبت کر۔ جیسے ہوا کی مدد سے بادلوں کو چھین بھن کر کے سورج تمام

پدارتھوں کے رس کو کھینچتا ہے ویسے ہی تو بھی اپنے مشیروں کے ساتھ سب پدارتھوں کے رس کو سیون کر اور گیان کو حاصل کر۔ ظلم کرنے والے اور بے انصافی کرنے والے دشمنوں کا ناش کر اس کے علاوہ جو دشٹ لوگ دوسروں کے سکھ کو چھین کر اپنے من کو خوش کرتے ہیں اون کو دُور کر اور ہم لوگوں کو سب جگہ سے بے خوف کرے۔ (یجر وید ادھیائے ۷، منتر ۳۷)

مطلب صاف ہے، کہ جہاد کی تعلیم اور اوس کے فوائد کا اظہار ہے اور سنئے:-

(۱۲) میدان جنگ میں ویدک ودیا کو پرکاش کرنے والا وید (ڈاکٹر) ہم کو ویدک اور یدھ کی شکچھا یکت بانی سے آنند دینے والا ہو۔ دوسرا بہادر میدان میں دشمنوں کو پائمال کرتا ہوا آگے آگے چلے تیسرا بہادر میدان جنگ میں بیر رس سے لڑنے والوں کو جوش دلاتا ہے۔ چوتھا بہادر کمال آنند سے دھرم کے دشمنوں پر فتح حاصل کرے۔ (یجر وید ادھیائے ۷، منتر ۴۴)

مطلب صاف ہے کہ میدان جنگ اور جہاد میں علاوہ کمسریٹ (انتظام غلہ اور چارہ) کے مجروحوں کے علاج کے لئے معالج بھی ہونے چاہئیں۔ کیوں نہو۔ باقاعدہ جنگ جہاد ایسے ہی ہوتے ہیں۔

اور سنئے:-

(۱۳) اے دشمنوں کو مارنے والے گرہ آشرمی! تو بادل کی مانند سب پر سکھ کی بارش کرنے والا بن۔ تیرے رتھ کی مانند گھر کو کھینچنے یا سیراب کرنے کے لئے جل اور دھن گھوڑوں کی مانند ہوں۔ تو ایسے گرہ آشرم میں پرورش کرنے کی پرتگیا کر۔ اس گرہ آشرم میں تیرا من شانتی کو حاصل کرے۔ تو وید بانی سے شانتی حاصل کر تو گرہست آشرم کو چلانے کی سامگری گرہن کر۔ ایسے سولہ کلاؤں سے مکمل گرہست آشرم میں پرویش کرنے کی میں تجھے آگیا دیتا ہوں۔ (یجر وید ادھیائے ۸ منتر ۳۳)

مطلب صاف ہے، کہ دشمنوں (یعنے دھرم کے مخالفوں) کو مارنے کا حکم ہے۔ بہت

خوب۔ اور سنئیے:-

(۱۴) اے جاہ وحشمت کی رکھشا کرنے اور دشمنوں کا ناش کرنے والو! تم اچھے اچھے بالوں والے اور بیل کی مانند طاقتور اور عمدہ ملک تک پہونچانے والے گھوڑوں کو رتھ میں جوڑو۔ اس کے بعد ہم لوگوں کی عرض و معروض کو دھیان دے کر سنو! آپ گرہ اشرم کی سامگری کو گرہن کئے ہوئے ہیں۔ میں سولہ کلاؤں سے پری پورن مکمل جاہ وحشمت کے لئے تجھے اپدیش کرتا ہوں۔ میں اس گرہست آشرم میں پرویش کرنے کے لئے جو کہ سولہ کلاؤں سے پری پورن اور جاہ وحشمت کو دینے والا ہے" (یجروید ادھیائے ۸۔ منتر ۳۴)

(۱۵) اے جاہ وحشمت کی رکھشا کرنے والے اور دشمنوں کا ناش کرنے والے سبھاپتی! آپ سدھے ہوئے اور طاقتور گھوڑوں والی فوج کو جاہ و جلال کی ترقی کے لئے حرکت دیتے ہیں۔ آپ ایسی فوج کے ذریعہ رشیوں اور گیانیوں اور سادھارن انسانوں اور تمام اچھے کاروبار کی رکھشا کریں۔ تیرا یہ راج دھرم کا گھر ہے اس میں تمام مال ومتاع موجود ہے۔ تیری رعایا تجھ سولہ کلا پورن راجہ کی حفاظت اور سہارے کو حاصل کرے" (یجروید ادھیائے ۸۔ منتر ۳۵)

ان دونوں منتروں کا مطلب بالکل صاف ہے کہ دشمنوں کے مارنے یعنے جہاد کرنے کا حکم ہے۔ اور سنئیے:-

(۱۶) اے جاہ وحشمت والے سبھاپتی! آپ اپنی فوج کے ساتھ سوم رس کو پیجئے اور اپنی فوج کے ساتھ اپنی ہر ایک قسم کی طاقت کو بڑہائیں۔ اپنی داڑھی۔ مونچھہ اور ناک وغیرہ اعضاء سے کما حقہ کام لیں۔ ہم نے آپ کو راج کے قوانین کے مطابق منتخب کیا ہے۔ ہم آپ کو جاہ حشمت کے دینے والے پرماتما کی خاطر قبول کرتے ہیں۔ ہم آپ سے دشمنوں کو ہلاک کرنے کے لئے استدعا کرتے ہیں۔ اے کمال رعب و داب والے راجہ! جیسے آپ دشمنوں کو جیتنے کی خواہش کرنے والوں میں سے کمال حوصلہ والے ہیں۔ اسیطرح میں بھی عام انسانوں میں ممتاز ہوؤں" (یجروید ادھیائے ۸۔ منتر ۳۹)

اس منتر کا مطلب بھی صاف ہے کسی تفسیر کا محتاج نہیں۔ صاف جہاد کی ترغیب ہے۔ اور سنئیے :-

(۱۷) اے سیناپتی! اے سپہ سالار! تو ہمارے اون دشمنوں کو ہلاک کر۔ جو کہ فوج کے ساتھ ہم سے جنگ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اون دشمنوں کو گرفتار کر وہ دشٹ لوگ جو ہم کو ایک قسم کا دکھ دیتے ہیں۔ تو اون کو اس طرح ہلاک کر جس طرح سورج کی روشنی تاریکی کا ناش کرتی ہے۔ تیرا یہ کام راج کے قیام کا باعث ہے۔ فوج نے تجھے اپنا سپہ سالار تسلیم کیا ہے۔ ہم تجھے ایسے جنگ کے لئے جس میں غنیم کی فوج کی کثرت ہے۔ قبول کرتے ہیں۔ تیرے تمام دشمن ہلاک ہو جائیں۔ اور تو اکھنڈ راج کو حاصل کرے۔ (یجر وید ادھیائے ۸۔ منتر ۴۴)

اس منتر کا مطلب بھی صاف ہے کہ سپہ سالار کو جہاد کا حکم ہوتا ہے۔ اور سنئیے :-

(۱۸) اے میدانِ جنگ میں لڑائی کے موقع پر آگے جا کر لڑنے والے سورج کی مانند سپہ سالار۔ اور کالی گھٹا کی مانند فوج کے بہادرو! تم دونوں اُن تمام دشمنوں کو جو ہماری فوج سے لڑنا چاہیں۔ تیر و تفنگ سے ہلاک کرو۔ اور دشمنوں کی جو عظیم الشان فوج تمہارے سامنے آئے یا جو بھی تمہارے سامنے اکڑ فوں کرے تم لوگ اون کو مار بھگاؤ اور ان کو دور پہونچا دو۔ تا کہ تمہارا آنند بڑھے اے دشمنوں کے سکھ کو پائمال کرنے والے راجہ! تو ہمارے دشمنوں کی ہر طرح سے بیخ کنی کر دے۔ تا کہ ہم لوگ اس زمین پر اور زمین سے اوپر خلا میں نہایت ہی سکھ کے دینے والے لوگ ہیں عمدہ عمدہ اولاد سے بہت اولاد والے اور قابل تعریف بہادروں سے بہت بہادروں والے اور عمدہ عمدہ طاقتوں سے اچھی اچھی طاقتوں والے ہو کر آنند سے رہیں۔ (یجر وید ادھیائے ۸۔ منتر ۵۳)

تشریح کی حاجت نہیں جہاد کی آرزو ہے۔ جہاد ہی کا حکم ہے۔ جہاد کی تمنا ہے۔ اور سنئیے :-

(۱۹) "اے راجہ آپ کی عقل تیز ہو جس طرح باز ہوا میں چاروں طرف تیزی سے اڑتا ہے اسیطرح آپ بھی ہم لوگوں کے لیئے فوج کی طاقت سے طاقت ور ہو جئے۔ اے تیز رو راجہ! تو اسی طاقت کے ذریعہ دکھ سے پار کرنے اور میدانِ جنگ میں فتح پانے والا بن۔ اے بہادر سپاہیو! تم اپنے راجہ کی رکھشا کرو۔ اس کی سیوا کرو۔ علم و عقل کو حاصل کرو۔ میدان جنگ میں فتح حاصل کرو۔ اور اچھے اچھے پدارتھوں کا استعمال کرو۔" (یجروید ادھیائے ۹ منتر ۹)

(۲۰) "اے بہادرو! جیسے میں جسم اور آتما کی طاقت سے مالامال سپہ سالار پرماتما کے بنائے جگت میں۔ جو کہ سب جاہ و حشمت کا دینے والا ہے۔ سب کو روشن کرنے والا ہے، علم کل ہے۔ وید بانی کا پالنے والا ہے جیسے میں اس کے پیدا کیئے ہوئے جاہ و حشمت میں فتح حاصل کروں۔ ویسے تم لوگ بھی فتح حاصل کرو۔ اے علم کی طاقت سے آراستہ میدان جنگ کو جیتنے والے۔ چاروں طرف سے دشمنوں کی دیکھ بھال کر کے ان کو گھیرنے والے لوگو! جیسے تم لوگ چاروں طرف چلتے ہو۔ ویسے ہی ہم بھی چلیں۔" (یجروید ادھیائے ۹۔ منتر ۱۳)

(۲۱) اے راج پرشو! جو سپہ سالار بڑا ہوشیار اور چست و چالاک اور موقع کے مطابق کام کرنے والا، اس ہرے بھرے درخت کے پتے یا تیز اُڑنے والے نیل کنٹھ کے پروں کی مانند یا بہت ہی خواہش کرنے والے باز کی مانند یا نہایت ہی تیز رفتار گھوڑے کی مانند اچھے اچھے رستوں سے اپنی فوج کو احتیاط سے لے جاتا ہے وہی دشمنوں پر فتح پا سکتا ہے۔" (یجروید ادھیائے ۹ منتر ۱۵)

(۲۲) اے عالم انسانو! آپ لوگوں کی مدد سے مجھے ویدوں کے ارتھوں کے بودھ کو جاننے کا سو بھاگیہ بہت جلدی ہی حاصل ہو۔ سب انگوں کو دکھلانے والی روشنی اور سب روگوں کو دور کرنے والی سوم لتا وغیرہ اوشدھیوں کا علم مجھے حاصل ہو۔ پڑھے لکھے ماتا پتا حاصل ہوں۔ آپ قابل تعریف طاقت والے میدان جنگ کو جیتنے والے میدان جنگ میں جاتے ہو۔ بالکل پاک کئے گئے بڑی

فوج کے سپہ سالار کے قبول کئے جانے کے لائق حصّے کو تم قبول کرو"
(یجر وید۔ ادھیائے ۹ منتر ۱۹)

(۲۳) اے راجہ آپ دُکھ دینے والے دشمنوں کی فوج کو اچھی طرح پار اوتاریں تا کہ آپکے دھرم یکت راج میں سدا ہی آنند بڑھے تمہاری فوج خوب قواعدداں اور مضبوط ہو۔ دکھ دینے والے دشمنوں کو دُور کرو اور ودیا بل اور نیائے کو دھارن کرو" (یجر وید۔ ادھیائے ۹۔ منتر ۳۷)

(۲۴) اے راجہ تیرا دشمنوں کے مقابلہ پر جانا مبارک ہو تو اپنی طاقتور فوج کے ساتھ بدکردار دشمن کی فوج پر حملہ کر۔ اور اس کو تہِ تیغ کر تو دشمنوں کے ملک کو پائمال کرتا ہوا واپس آ۔ تو ہمیں سکھ دے۔ اور دشمنوں کو رُلانے والا تیرا سپہ سالار تیرے ساتھ ہو تیرے راج میں تمام پرجا بلاخطر زندگی بسر کرے تیرا راج آکاش میں بجلی پرکار قائم ہو" (یجر وید ادھیائے ۱۱ منتر ۱۵)

(۲۵) اے سپہ سالار جیسے میں مقابلہ پر آگے لڑنے والی مختلف قسم کی دھمکیاں دینےوالی ہتھیاروں سے مسلح ہوئی ہوئی دشمن کی فوج کو اور دوسروں کے مال کو نقب لگا کر چرانے والوں اور جوئے کے ذریعے ٹھگنے والوں کو جلتی ہوئی آگ کی لپٹ میں گراتا ہوں۔ اسیطرح تو بھی ایسے آدمیوں کو بھسم کیا کر" (یجر وید۔ ادھیائے ۱۱۔ منتر ۷۷)

(۲۶) اے انسانو! تمہارا جو یہ سپہ سالار ہے۔ وہ سورج کی مانند آب و تاب والا ہو۔ وہ دشمنوں کے حق میں برق درخشان ہو۔ ایسا ہی سپہ سالار ہماری فوجوں کی کمان کرے وہ عالموں کا پیارا ہو۔ سادھو سنیاسی اور مہاتما لوگ اس کو راج کے متعلق کماحقہ علوم و فنون کی تعلیم دیں" (یجر وید ادھیائے ۱۲ منتر ۳۴)

(۲۷) اے سپہ سالار! آپ طاقت حاصل کریں اور اس زمین کو اپنے دامِ تصرف میں لائیں۔ دشمنوں کو منہ کے بل گرائیں۔ ہاتھی اور فوج کے مالک راجہ کی طرح آپ اپنے دشمنوں کو نہائیت ہی دُکھ دینے والے ہتھیاروں سے مارتے ہوئے

اُن کے گلے میں پھانسی ڈالیں۔ اور اُن کو رُو در رُو لعنت پھٹکار کریں" (بہت خوب)

(یجر وید ادھیائے ۱۲ منتر ۹)

(۲۸) "اے آگ کی مانند دشمنوں کو جلانے والے سپہ سالار! وہ جو ہمارا یا آپکا دشمن ہو وہ جو چور اور لمیٹ لوا ڑ ہے۔ وہ خواہ دور ہو۔ خواہ نزدیک ہو۔ آپ بہت جلدی ہی اس کو گرفتار کر کے سزا دیں۔ تا کہ وہ ہم کو کسی قسم کی ایذا نہ دے سکے۔ اسی طرح کی کارروائی سے آپ اپنی تمام رعایا کی حفاظت کریں اور اس کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیں" (یجر وید ادھیائے ۱۳۔ منتر ۱۱)

(۲۹) اے عالم باعمل اور پرجلال مہاتمن! آپکے گھوڑے منزل مقصود تک پہنچانے والے بڑے سُدھے ہوئے۔ دشمن پر حملہ کرنے کے لئے بڑے جوش اور طاقت کے ساتھ رتھ کو کھینچنے والے ہیں۔ آپ ایسے گھوڑوں کو رتھ میں جوڑیئے"

(یجر وید ادھیائے ۱۳۔ منتر ۳۶)

(۳۰) اے راجہ لڑائی میں کام آنے والے سم دار۔ تیز رفتار قابل دید گھوڑے وغیرہ پشوؤں کو مت مار میں تجھے ہدایت کرتا ہوں کہ تو جنگل کے مفید پشوؤں کی بھی حفاظت کر۔ اس کی حفاظت سے تیری عقل روشن ہو۔ اور تیرا جسم دیرپا ہو۔ سفید رنگ کے ہانی کارک پشو کو تیرا شوک پراپت ہو جس دشمن سے ہم لوگ دویش کرتے ہیں اس کو تیرا شوک پراپت ہو" (یجر وید۔ ادھیائے ۱۳۔ منتر ۴۸)

(۳۱) اے علم کے زیور سے آراستہ راجہ! آپ ہمارے زور آور دشمنوں پر فتح حاصل کیجئے۔ ہمارے جو دشمن میدان جنگ میں خفیہ رہتے ہیں۔ ان کو بھی ہم سے دُور کیجئے۔ آپ ہمیں آنند دینے والا نیک اپدیش دیجئے۔ ہم لوگ ہمیشہ آپکے مددگار ہیں۔ ہمارے جو سمبندھی ہم سے مخالفت کرتے ہیں آپ ان کو بھی ماریں"

(یجر وید ادھیائے ۱۵۔ منتر ۲)

---

(۳۲) اے بادل کی طرح تیروں کی بارش کرنے والے سپہ سالار! تیر کو ہاتھ میں لینا

اور اس کو چلانا منگل کاری ہو۔ اے عالموں کی حفاظت کرنے والے راجہ! تو دنیا میں پرشار کھ کرنے والے انسانوں کو کسی قسم کی ایذا مت دے۔" (یجر وید ادھیائے ۱۶۔ منتر ۳)

(۳۳) اے بلند اقبال سپہ سالار! تیرے ہاتھ میں جو تیر ہیں۔ تو اُن کو کمان میں رکھکر کمان کے دونوں گوشوں کو ملاکر بڑے زور سے دشمن پر چھوڑ۔ اور جو تیر دشمن تجھ پر چلائیں تو اپنے آپ کو ان کی زد سے دور رکھ" (یجر وید ادھیائے ۱۶ منتر ۹)

(۳۴) اے فنون جنگ میں ماہر انسانو! اس جٹا دھاری سپہ سالار کی کمان کبھی بھی چلے سے اُترنے نہ پائے۔ اور اس کے تیر کی نوک کبھی بھی نہ ٹوٹے۔ اس مسلح سپہ سالار کا ترکش کبھی بھی تیروں سے خالی نہ ہونے پائے۔ اس کا ترکش ہمیشہ تیروں سے بھرا رہے۔ اگر اس کا ترکش تیروں سے خالی ہو جائے۔ تو اس کو نئے تیروں سے بھر دو" (یجر وید ادھیائے ۱۶ منتر ۱۰)

(۳۵) اے بہت زیادہ ویریہ سینچنے والے سپہ سالار! تیرے ہاتھ میں جو تیر و کمان ہے تیرے مطیع جو فوج ہے۔ تو اس تیر و کمان اور فتح نصیب فوج کے ذریعے ہماری سب طرف سے حفاظت کر۔ اور ہماری پرورش کر" (یجر وید ادھیائے ۱۶۔ منتر ۱۱۔) (کیا یہ پرمیشور کہتا ہے شاید ہی)

(۳۶) اے میدان جنگ میں چاروں طرف نظر دوڑانے والے تیر و کمان سے مسلح فوج کے سپہ سالار! تو اپنی کمان کو پھیلا اور نوکدار تیروں کو دشمنوں پر چلا۔ اور اُن کو ہلاک کر کے ہمیں دلی راحت دینے والے ہو جیئے" (یجر وید ادھیائے ۱۶۔ منتر ۱۳)

(۳۷) اے میدان جنگ میں لڑنے والے بہادرو! تم ہمارے عالموں فاضلوں کو۔ اور معصوم بچوں کو۔ نوکتخداؤں کو۔ حاملہ عورتوں کو۔ بوڑھے باپ کو۔ ماتا کو اور ہماری عورتوں کے پیارے جسموں کی ہرگز ہرگز بے حرمتی مت کرو۔ اور

ان کو ہلاک مت کرو۔" (یجر وید ادھیائے ۱۶۔ منتر ۱۵)

(۳۸) اے انسانو! تم سب کو بتا دو کہ ہم لوگ دشمنوں پر ہتھیار چلانے والوں کو تم میں سے دشمنوں کو ہتھیار سے مارنے والوں کو اناج دیں گے۔ سوتے ہوئے۔ جاگتے ہوئے۔ اونگھتے ہوئے آسن پر بیٹھے ہوئے۔ کھڑے ہوئے۔ دوڑتے ہوئے تم لوگوں کو اناج دیں گے۔" (یجر وید ادھیائے ۱۶۔ منتر ۲۳)

(۳۹) اے خوش قسمت سپہ سالار آپ اپنے زور آور بازوؤں سے بے شمار ہتھیاروں کا کماحقہ استعمال کرنے والے ہیں۔ آپ اون کے استعمال پر کماحقہ دسترس رکھتے ہوئے ہمارے دشمنوں کے منہ کو پھیر کر اون کو ہم سے دور کیجئے۔"

(یجر وید ادھیائے ۱۶۔ منتر ۵۳)

(۴۰) اے جنگجو بہادرو! تم ہمیشہ دشمنوں سے لڑتے بھڑتے اور اون کو دُکھ دیتے رہو۔ خوب جوش سے کام کرو۔ تمہارے ہاتھ میں ہمیشہ ہی مضبوط تیر رہیں۔ اور تم بہادروں کے ساتھ مِل کر یا اون سے الگ ہو کر حسب موقع دشمنوں کو رولاتے ہوئے اور اون پر فتح پاتے ہوئے۔ اور جاہ و حشمت کو حاصل کرتے ہوئے مذکورہ بالا سپہ سالار کے ماتحت رہکر دشمنوں پر نمایاں فتح حاصل کرو۔ اور اگر غنیم کے مقابلہ میں تم کو کسی قسم کا دکھ بھی ملے تو اوس کو برداشت کرو۔" (یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۳۴)

(۴۱) سپہ سالار کو چاہئے کہ وہ توپ۔ بندوق۔ تلوار اور دیگر آتشیں اسلحہ سے مسلح فوج کو ہر وقت مستعد رکھے۔ وہ تمام اسلحہ کا استعمال جاننے والا اور اپنے محسوسات پر کماحقہ قادر ہو۔ ایسا سپہ سالار ہی سامنے آئے دشمنوں پر فتح پاتا ہے۔ وہ سوم رس کو پیتا ہے اس کے بازوؤں میں طاقت ہوتی ہے اوس کی کمان تیز ہوتی ہے۔ وہ میدان جنگ کا عاشق ہوتا ہے۔ وہ خوب ہتھیار چلاتا ہے۔ دشمنوں کو مارتا ہے۔ ایسا سپہ سالار ہی ایک قواعد دان فوج کے ساتھ دشمنوں پر فتح پاتا ہے۔" (یجر وید۔

ادھیائے ۱۷ منتر ۳۵)

(۴۲) اس میدان جنگ میں جہاں پر ہر ایک قسم کے جوڑ توڑ کئے جاتے ہوں۔ وہ سپہ سالار جو کہ پوری طاقت کے ساتھ دشمنوں کا بیج ناش کرتا ہوا اور اُن کو اچھی طرح پاؤں کے نیچے روندتا ہوا اور اون پر کسی قسم کا رحم نہ کرتا ہوا اور ہر ایک قسم کے غیض وغضب سے بھرا ہوا دشمنوں کی فوج کو مغلوب کرتا ہے اور اون کو آئیندہ لڑنے کے قابل نہیں رہنے دیتا۔ ایسا بہادر شخص ہماری فوجوں کی کمان کرے۔ اور وہی سپہ سالار ہو" (یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۳۹)

(۴۳) سپہ سالار وہی ہونا چاہئے جو طاقتور ہو۔ اعلےٰ صفات سے موصوف ہو خاندانی ہو۔ وچار شیل ہو۔ دشمنوں پر فتح پانے والا ہو۔ اڑتالی برس تک برہم چریہ کا سیون کرنے والا ہو۔ عالم ہو۔ دشمنوں پر فتح پانے والے عالموں میں سر دھار رکھنے والا ہو۔ سپہ سالار کو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ میدان جنگ میں جوش دلانے والا گیت باجا کے ذریعہ بلند کروائے" (یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۱)

(۴۴) اے بادلوں کی طرح دشمنوں کو چھن بھن کرنے والے قابل تعریف سپہ سالار آپ ہماری فوج کے جنگجو بہادروں کے ہتھیاروں کو فتح نصیب کیجئے۔ آپ ہماری فوج کے بہادروں کے دلوں کو بڑھائیں اور ہمارے گھوڑوں کی تیز رفتاری کو زیادہ کریں۔ ہمارے فتح نصیب رتھوں سے جے کے نعرے بلند ہوں" (یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۲)

(۴۵) اے فتح چاہنے والے عالم لوگو! آپ ہمارے بوقلموں رنگوں والے جھنڈوں کو علیحدہ علیحدہ رتھوں پر قائم کیجئے فتح کا خواہشمند سپہ سالار اور ہماری قواعد دان فوج دونوں ہی دشمنوں کو میدان جنگ میں پسپا کریں۔ ہمارے جنگجو بہادر فتح کے بعد تک زندہ رہیں اور ہماری ہر طرح سے رکھشا کریں"۔ (یجر وید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۳)

(۴۶) اے انسانو! جس طرح تم دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہو۔ اون پر فتح پاتے ہو اسی طرح تمہارا سپہ سالار بھی تم لوگوں کو گھر دے۔ تمہارے بازو مضبوط ہوں۔ اور تم کبھی بھی دشمنوں کی دھمکی میں نہ آنے والے بنو۔"

(یجروید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۶)

(۴۷) اے جنگجو بہادر! میں تیرے میدان جنگ میں چوٹ کھانے والے اعضاء کو زرہ بکتر وغیرہ سے ڈھانپتا ہوں۔ شانتی پسند راجہ تجھے زندگی دینے والی اوشدھی سے ڈھانپے۔ اور ہمہ صفت موصوف راجہ تیری جاہ وحشمت میں ترقی دے۔ عالم لوگ تجھے دشمنوں کے پائمال کرنے کے لئے جوش دلائیں"

(یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۴۹)

وید میں **جہاد** کا حکم ایسا عام ہے کہ مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی اس مقدس خدمت کے لئے حکم ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہے:۔

(۴۸) اے دشمنوں کی جان لینے والی رانی تو اپنی عورتوں کی فوج کے دلوں میں اتساہ پیدا کر تو اس عورتوں کی فوج کے مختلف دستوں کو گرہن کر۔ ادہر سے دوڑ رہ تو اپنی فوج پر اپنے دلی مقاصد کا اظہار کر اور دشمنوں کو بھسم کر تا کہ یہ دشمن اپنے دلوں میں غمگین ہو کر رات کی تاریکی کی طرح گمراہ و سرگردان ہوں"۔ (یجروید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۸)

اسی طرح اور:۔

(۴۹) اے تیر اندازی کے علم میں ماہر اور ویدوں کے جاننے والے سپہ سالار کی استری تو میدان جنگ کی خواہش کرتی ہوئی دور دیش میں جا کر دشمنوں سے لڑائی کر اور اون کو مار کر فتح حاصل کر۔ تو اون دور دراز کے ملکوں میں رہنے والے دشمنوں میں سے ایک کو بھی مارنے کے بغیر مت چھوڑ"۔

(یجروید ادھیائے ۱۷۔ منتر ۴۹)

یہ تو مشتے نمونہ از خروارے یجروید کا ہے۔ اب رگ وید کا نمونہ بھی

سنئے :-

(۵۰) اے بے حد علم رکھنے والے جملہ ثروتوں کے مالک پرمیشور! ہم لوگ روحانی اور مادی دولت کے حصول کے ذرائع تک پہونچنے کے لئے جنگ میں فتحیاب ہوں تا کہ ہم آپ کو ہی جاننے کے لئے کوشش کرتے رہیں۔" (رگ وید سوکت ۴۔ منتر ۹)

اور سنئے :-

(۵۱) اے انسانو! جس پرمیشور کے استقلال اور طاقت اس جہان میں سب کاموں کا ذریعہ ہیں اور جنگ میں جس کی مدد سے دشمن کمزور ہو جاتے ہیں۔ جملہ ثروت کے مالک پرماتما کی ستائش کرو۔" (رگ وید سوکت ۵ منتر ۴)

اور سنئے :-

(۵۲) اے بیحد طاقت رکھنے والے پرمیشور! اس بڑے بھاری جنگ میں جس میں کہ ہم سینکڑوں ثروتوں کے حاصل کرنے میں مشغول ہیں۔ آپ اعلےٰ سکھ دینے والی اپنی کرامتوں سے ہماری حفاظت کیجئے۔" (رگ وید سوکت ۷۔ منتر ۴)

اور سنئے :-

(۵۳) اے بے حد طاقت والے پرمیشور! آپ سے حفاظت کئے گئے ہم لوگ آپکے دہرم اور فرمان کی حفاظت کے لئے۔ استر اور شستر گرہن کرتے ہیں آپ ہمیں اس قابل کیجئے کہ دُشٹ دشمنوں کو ہم جنگ میں فتح کر سکیں۔" (رگ وید سوکت ۸۔ منتر ۳)

ایک جگہ **جہاد** کرنے کو عقلمندی کی علامت فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :

(۵۴) جو عقلمند لوگ ہیں وے ہمیشہ دشمنوں کے جیتنے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔" (رگ وید سوکت ۸۔ منتر ۶)

وید میں جہاد کو موجب رحمت الٰہی فرمایا ہے۔ غور سے **سنئے!** :-

(۵۵) اے پرمیشور! ہم لوگ دنیاوی جنگ میں اپنی دعاؤں کو سننے اور اپنی حالت کو

جاننے والے آپ کو ہی جانتے ہیں۔ کیونکہ اعلےٰ سکھوں کی بارش کرنے والے آپکی جو حفاظت اور دانائی کی طاقت ہو اسکو ہم اپنی مددگار سمجھتے ہیں" (رگوید سوکت ۱۰۔ منتر ۱۰)

(۵۶) سارے جہان کی زبانیں اوس پرمیشور کے اوصاف اور احکام کو پھیلاتی رہیں۔ جو پرمیشور کہ خلا کی طرح ہر جگہ پھیلا ہوا اس جہان کے جنگجوؤں میں فتح دلانے والا۔ علّت مادی (پرکرتی) کا مالک اور تمام جہان کا پالنے والا۔ جملہ شدہ تونگا خزانہ ہے" (رگ وید سوکت ۱۱۔ منتر ۱)

(۵۷) اے بے حد طاقت کے سہارا پرمیشور! سب دشمنوں کو جیتنے والے آپ کی جنکو کوئی بھی فتح نہیں کر سکتا۔ ہم لوگ اپنی فتح کے لئے حمد و ثنا کرتے ہیں۔ تا کہ اے سب کو بس میں رکھنے والے پرمیشور! متر بھاو (محبت) کے پھیلنے سے ہم سب بے خوف ہو جاویں۔ طاقتوں کی ماہیت موجود ہونے سے سکھ ملتا ہے۔ اُس کی ازلی بخشش اور حفاظت کا اصول کبھی بھی ہم سے علیحدہ نہیں ہوتا" (رگوید سوکت ۱۱۔ منتر ۲)

وید کو جہاد سے ایسی رغبت ہے کہ اپنے اتباع کو دعا سکھاتا ہے کہ ہماری اولاد بھی جنگی اور بہادر پیدا ہو۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

(۵۸) اے پرمیشور! ہم جو کہ وید کے نت نئے مطالعہ اور گائیتری منتر پر وچار کرنے آپ کی ستتی کرنے کے لائق بنے ہیں۔ آپ ہمیں علم اور عمل کی دولت دیجئے جس سے کہ ہم **بہادر** اور اعلےٰ انسان بنا سکیں" (رگ وید۔ سوکت ۱۲ منتر ۱۱)

ویدوں کے علاوہ منو کا دھرم شاستر بھی **جہاد** کی پاکیزہ تعلیم سے بھرا پڑا ہے۔ **منو** فرماتے ہیں۔

(۵۹) لڑائی میں مارتے ہوئے اور لڑائی سے منہ نہ پھیر کر جو کشتری مرتا ہے وہ سورگ (بہشت) میں جاتا ہے" (منو۔ باب ۷۔ منتر ۸۹)

اور سنئیے :۔

(٦٠) جس طرح کھیتی کرنے والا غلہ کی حفاظت کرتا ہے اور گھاس وغیرہ اکھاڑ ڈالتا ہے اوسی طرح راجہ حفاظت راج کی کرے اور دشمنوں کو **نیست** ونابود کردے ۔ (منو باب ۷ ۔ شلوک ۱۱۰)

اور سنئیے :۔

(٦١) **دشمن** قلعہ میں رہے یا باہر رہے اور جنگ بھی نہ کرتا ہو لیکن (راجہ) اوسکو گھیرے رہے اور اوس کو راج کی تکلیف دے اور لکڑی اور پانی انہوں میں ناکارہ چیز ڈال کر خراب کرے ۔

(٦٢) تالاب و قلعہ و بالا خانہ و کھائیں ان سب کو کھود ڈالے ۔ بے خوف دشمن کو باخوف کرے اور برچھی لیکر رات کو ڈھکا نام باجہ کی آواز سے زیادہ تکلیف دے

(منو باب ۷ ۔ شلوک ۱۹۵ ۔ ۱۹٦)

ویدک تعلیم کے مطابق چار قومیں ہیں ۔ **برہمن** (علماء) **کشتری** (سپاہی جنگی قوم) **ویش** (تجارت پیشہ) **شودر** (خدمتگار) منوجی کشتری (سپاہی) کا دہرم بیان فرماتے ہیں کہ :۔

(٦٣) کشتری سوربیروں (بہادروں) کا دہرم کہا ہے کہ وہ میدان میں دشمنوں کو مارتے ہوئے دہرم نہ چھوڑیں اگر وہ چھوڑیں تو کشتری نہیں کہلا سکتے ۔

(منو باب ۷ ۔ شلوک ۹۸)

جہاد کرنے پر لازمی نتیجہ ہے کہ اگر حسب الحکم **وید** اور **منوسمرتی** ہو گا تو مال غنیمت بھی ہاتھ آئے گا اس لئے ضروری تھا کہ تقسیم غنیمت کے متعلق بھی کوئی حکم ہوتا ۔ چنانچہ منوجی مال غنیمت کی تقسیم کے متعلق بھی حکم فرماتے ہیں **غور سے سنئیے** :۔

(٦٤) رتھ ۔ گھوڑا ہاتھی ۔ چھتری ۔ دھن ۔ دھانیہ ۔ چارپایہ ۔ عورت اور تمام دولت سوائے سونا و چاندی کے سیسا و پیتل وغیرہ ان سب کو جو فتح کرے وہی اوس کا مالک ہوتا ہے ۔

(۶۵) "سونا، چاندی، زمین وغیرہ جو عمدہ چیزیں فتح ہوں اُن کا فتح کرنے والا اپنے راجہ کو دیوے۔ یہ وید میں لکھا ہے اور راجہ اوس چیز کو اُن سب پہلوانوں کو تقسیم کرے۔ جنہوں نے مُلک فتح کیا ہو۔" (منوسمرتی باب ۷ شلوک ۹۶-۹۷)

ممکن ہے ہمارے سماجی متروں میں سے کوئی صاحب اپنی ناواقفی سے یہ کہہ اُٹھیں کہ ہم ان حوالوں کو نہیں مانتے۔ ہمیں تو سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج کا حوالہ چاہیئے۔ سو ایسے متروں کی خاطر ہم سوامی جی کی کتابوں سے بھی چند حوالے متعلق تعلیم جہاد نقل کرتے ہیں۔ سوامی جی پراچین گرنتھوں (پرانی کتابوں) سے نقل فرماتے ہیں :-

(۶۶) تمام اراکین سبھا اور رعایا کے لوگوں کو مالک کل و معبود مطلق پرمیشور کے حکم کا فرمان بردار رہنا چاہیئے۔ سب کو مل کر ایسی تجویز اور کوشش کرنی چاہیئے کہ کبھی سُکھ میں زوال نہ آوے اور نہ کبھی شکست رونما ہو۔ عالموں کے درمیان جو سب سے افضل پُر حوصلہ بہادر۔ نہایت جفاکش و بردبار۔ و تمام اعلےٰ اوصاف سے موصوف رعایا کو جنگ وغیرہ کی آفتوں سے پار اوتارنے والا فتح نصیب سب سے برتر و اشرف ہو۔ بالیقین اوسی شخص کو ابھشیک (رسم تخت نشینی) سے راجہ بنانا چاہیئے۔ چونکہ صفات بالا سے موصوف شخص کو تخت نشین کرنے سے اعلےٰ اقبال اور بہبودی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے اوس کو اندر کہتے ہیں۔" (اتیریہ براہمن پنچکا ۸۔ کنڈکا ۱۲) (بھومکا ردو صفحہ ۱۴۵)

(۶۷) جس انسان کو راج کرنے کی اُمنگ ہو وہ مذکورہ بالا جملہ سامان حشمت و اقتدار سے سلطنت حاصل کرے۔ اور بطریق ابھشیک تخت نشین ہو کر حفاظت رعایا میں مشغول ہو۔ ایسا شخص تمام لڑائیوں میں فتح پاتا ہے اور سب جگہ فتح و کامرانی اور اعلےٰ لوک (سُکھ یا مقام) کو حاصل کرتا ہے تمام راجاؤں میں شرف و عزت اور دشمنوں پر فتح پاکر خوشی اور دشمنوں کو زیر کرکے

رعب حاصل کرتا ہے۔ اور اپنی مشیر و معاون سبھاؤں کے ذریعہ سے بطریق مذکور تسخیر عالم سے سامانِ راحت۔ حفاظت رعایا پر رعب وداب۔ اعلےٰ حکومت اور مہاراج ادھیراج کا درجہ حاصل کرتا ہے اور ملک کو فتح کر کے اس دنیا میں چکرورتی یعنی تمام روئے زمین کا شہنشاہ بنجاتا ہے۔ اور جسم چھوڑنے کے بعد سورگ لوک یعنی عین راحت قائم بالذات اور نور مطلق پرمیشور کو پاکر موکش کا سکھ اور تمام مرادیں حاصل کرتا ہے اوس کی سب مرادیں برآتی ہیں۔ اور اوسے موت اور بڑھاپا نہیں ستاتا جب کوئی جملہ صفات حمیدہ سے موصوف کشتری حسب بالا حکومت واقتدار حاصل کرتا ہے۔ تب سبھاسد (اراکین سبھا) اوس کو پرتگیا (عہد) دے کر ابھشیک کرتے ہیں اور سبھا دھیکش کے درجہ پر ممتاز کرتے ہیں۔ اوس کی عملداری میں کوئی نامرغوب بات نہیں ہوتی۔ (اتھرویا برہمن پنچکا ۸۔ کنڈکا ۱۹) بھومکا صفحہ ۱۴۵

اور فرماتے ہیں:۔

(۶۸) جو برہم یعنی وید اور پرمیشور کو جانتا ہے وہی برہمن ہوتا ہے۔ اور جو حواس کو ضبط میں رکھنے والا عالم شجاعت وغیرہ صفات سے موصوف بہادر کاروبارِ سلطنت کو قبول کرتا ہے اوس کو راجنیہ یعنی کشتری کہتے ہیں۔ اُن برہمنوں اور کشتریوں کی باہمی اتحاد وکوشش سے سلطنت میں اقبال و حشمت اور ہر قسم کا ہنر کمال فروغ پاتا ہے۔ اس طرح ذرائعِ سلطنت کو ادا کرنے سے اقبال میں کبھی زوال نہیں آتا۔ کشتری کی بہادری اور شجاعت یہی ہے کہ جنگ کرے کیونکہ اس کے بغیر اعلےٰ دولت اور سکھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ (شت پتھ برہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۱۔ براہمن ۵) بھومکا صفحہ ۱۴۶

سوامی جی نے بڑا کمال یہ کیا کہ جہاد کی فلاسفی حکمت اور علّت غائی بھی بیان کر دی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

(۶۹) نگھنٹو ادھیائے ۲۔ کھنڈ ۱۷ میں سنگرام (جنگ) اور مہادھن (دولتِ عظیم)

کو مترادف بتایا ہے۔ چونکہ جنگ سے بیشمار دولت حاصل ہوتی ہے اس لئے
اوس کا نام مہا دھن ہے۔ جنگ کے بغیر اعلےٰ عزت اور دولتِ کثیر حاصل نہیں
ہو سکتی " بھومکا اردو صفحہ ۱۴۶

اس سے بھی زیادہ مؤکد اور صاف حکم فرماتے ہیں:۔

(۷۰) جب مذکورہ بالا صفات سے موصوف راجنیہ یعنی کشتری شجاعت۔ عزت
اور شہرت کے ذریعہ سے اپنا رعب وداب بٹھاتا ہے۔ تب اوس کی حکومت
روئے زمین پر بے خلل قائم ہوتی ہے اس لئے کشتری بہادر جنگجو۔ بےخوف
اسلحہ کے فن میں ہوشیار۔ دشمنوں کو فنا کرنے والا اور خشکی تری اور
انترکش (خلا) میں سفر کرنے کی سواریاں رکھنے والا ہوتا ہے جس سلطنت
میں ایسے کشتری پیدا ہوتے ہیں اوس میں کبھی خوف یا دُکھ پیدا نہیں ہوتا "
(شت پیتھ براہمن کانڈ ۱۳۔ ادھیائے ۱۔ براہمن ۹) بھومکا صفحہ ۱۴۷

ایسا ہی سوامی جی اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں بھی جہاد کے احکام
فرماتے ہیں:۔

(۷۱) جب اپنا اقبال ترقی پر ہو تب بداندیش دشمن پر حملہ کرنا (راجہ کا فرض
ہے) ستیارتھ صفحہ ۱۹۰

یہ بھی فرماتے ہیں:۔

(۷۲) کوئی دشمن اوس کے رخنہ یعنی کمزوری کو نہ جان سکے اور خود دشمنوں کے
رخنوں کو معلوم کرتا رہے جس طور پر کچھوہ اپنے اعضاء کو چھپائے رکھتا ہے
اوسیطرح دشمن کی دخلیابی کے رخنہ کو پوشیدہ رکھے " ستیارتھ صفحہ ۱۹۹

یہ بھی فرماتے ہیں:۔

(۷۳) راجا اور اہلکاران سرکاری کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی واجب ہے کہ (۱) آسن
یعنے قیام (۲) یان۔ یعنی دشمنوں سے لڑنے کے واسطے نکلنا۔ (۳) سندھی
اون سے میل کر لینا۔ (۴) دگرہ۔ بدکردار دشمن سے لڑائی کرنا (۵) دوئیدھ

(۷) دو لفظ ہم معنی

لشکر کو دو قسم کا کر کے اپنی فتح حاصل کرنا۔ (۶) سنشریہ بصورت کمزوری کے کسی طاقتور راجہ کی پناہ لینا۔ ان چھ قسم کے عمل کو معاملات پر غور کر کے عمل میں لانا چاہئیے" (منو ۷۔ ۱۶۱) مندرجہ ستیارتھ صفحہ ۲۰۵

یہ بھی فرماتے ہیں:۔

(۷۳) جب یہ معلوم ہو جائے کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہونچیگی اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہوگی۔ تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے" (منو ۷۔ ۱۶۹) ستیارتھ صفحہ ۲۰۶

ہاں یہ بھی فرماتے ہیں:۔

(۷۴) جب اپنی مکمل طاقت یعنی فوج کو خرسند آسودہ خوش حال دیکھے اور دشمن کی طاقت برخلاف اس کے کمزور ہو جائے۔ تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کوچ کرے×" (منو ۷۔ ۱۷۱) ستیارتھ صفحہ ۲۰۶

(۷۵) جب فوج میں طاقت یا بار برداری کی کمی ہو تو دشمنوں کو بتحمل تمام کوشش کر کے ٹھنڈا کرے اور اپنی جگہ پر مقیم رہے×" (منو ۷۔ ۱۷۲) ستیارتھ صفحہ ۲۰۶

ہاں انتظام جنگ اور حفاظت ملک کی بابت بھی فرماتے ہیں:۔

(۷۶) جب راجہ دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے جاوے تو اپنے راج کی حفاظت کا انتظام کر لیوے اور سفر کا سب سامان حسب قاعدہ مہیّا کر کے سب فوج سواری۔ بار برداری اسلحہ وغیرہ کافی ساتھ لے اور تمام جاسوسوں یعنی چاروں طرف کی خبر لانے والے آدمیوں کو خفیہ مقرر کر کے دشمنوں کی طرف لڑائی کرنے کے واسطے بڑھے" (منو ۷۔ ۱۸۴) ستیارتھ صفحہ ۲۰۹

ہاں ان سب تکلیفات کا بدلہ جو جہاد میں بھگتنی پڑتی ہیں سوامی دیانند جی ایک ہی لفظ میں فرماتے ہیں۔ گویا ایک ہی لفظ میں آریوں کا تمام تکان اتار دیا چنانچہ ارشاد ہے کہ:۔

(۷۷) جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے اور × × ×

× یورپ آجکل اسی پر عمل کرتا ہے تو ناواقف لوگ اسکو انگریزی ٹیکٹکس میں (مصنف)

غیر ملک والوں کا راج پورا پورا آرام دہ نہیں ہے (صفحہ ۲۹)

اب ہم اپنے ناظرین کو ذرہ اور اونچے پر لیجانا چاہتے ہیں۔ یعنی ویدوں کی سلطنت کے زمانے میں پہونچاتے ہیں مگر ہماری تو وہاں تک رسائی نہیں اس لئے کسی بڑے کامل اور واقف راہنما کی ضرورت ہے الحمدللہ کہ ایک بڑا ماہر واقف حال "ہندو" لیڈر ہم کو ملگیا جس کی وسیلے سے ہم اوس دربار میں پہونچے ہیں +۔

یہہ لیڈر ہندو قوم کا فخر۔ ہندوستان کا چمکتا ستارہ انڈیا کونسل لنڈن کا ہندو ممبر یعنے مشہور فاضل مسٹر رامیش چندر دت ہے

مسٹر موصوف نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا انگریزی نام اُنہوں نے رکھا ہے "THE CIVILIZATION OF ANCIENT INDIA"

جسکا ترجمہ "قدیم ہندوستان کی تہذیب" کے نام سے شائع ہوا ہے۔

فاضل ممدوح جو لکھتے ہیں ناظرین عموماً اور ہمارے سماجی متر خصوصاً ذرہ ٹھنڈے دل سے سُنیں:۔

"ہم رگ وید میں اکثر اون لڑائیوں کا بیان بھی پاتے ہیں۔ جن میں اون کو قدیم باشندگان ہند سے لڑنا پڑا تھا۔ چنانچہ اون بیانوں میں سے بعض فقروں کا ترجمہ جن سے بے انتہا خصومتوں اور عداوتوں کا ایک مناسب خیال ذہن نشین ہوگا۔ یہاں پر کیا جاتا ہے۔ یہ واقعات ایسے کثیر التعداد ہیں کہ ہم کو اُن کے انتخاب کرنے میں کمال دشواری واقع ہوئی ہے۔ لیکن جہاں تک ہم سے ہو سکا ہم نے ایک فقرہ کا ترجمہ انتخاب کر کے درج ذیل کیا ہے۔

اندر نے جس سے اکثر لوگ ظاہر و پوشیدہ مناجات و دعا کیا کرتے ہیں اور جو اپنے بادرفتار رفقا کے ہمراہ رہا کرتا ہے۔ اپنے بجر (صاعقہ) سے دسیو اور سیمیو فرقوں کو تباہ کرڈالا۔ یہ زمین پر بود و باش رکھتے تھے۔ پھر اوس نے

اپنے سفید رنگ کے دوستوں (آریوں) کو کھیت تقسیم کر دیئے وہ گرجنے والا
سورج کو روشن کرتا اور مینہہ برساتا ہے۔ (۱۔۱۰۰۔۱۸) اندر نے اپنے
ہتھیار (بجر) سے پورے زور کے ساتھ دسیوں کی بستیوں کو خاک میں
ملا دیا اور اپنی مرضی سے ادہر اودہر گشت لگاتا پھرا۔ اے بجر کے رکھنے والے! تو
(ہمارے منتروں کا) قبول کرنے والا ہو۔ اور اپنے ہتھیار اون پر جھونک
اور آریہ کی قوت و شہرت دو چند کر۔ (۱۔۱۰۳۔۳)

اسی سے بالکل ملے ہوئے دوسرے منتر میں ہم قدیم لیٹروں کی نسبت ایک
عجیب و غریب اشارہ دیکھتے ہیں۔ جو چار چھوٹے چھوٹے چشموں سیپھا۔
انجسی۔ کولیسی اور ویراپتنی کے کناروں پر رہتے تھے جن کے مواقع یا راستے
اب معین نہیں کئے جا سکتے۔ یہ قزاق اپنے ویران مقامات یا کمینگاہوں
سے موقع پا کر نکلتے اور مہذب آریہ گانوں کو ستایا کرتے۔ ہم خیال کرتے
ہیں کہ اکثر اوقات یہ قزاق اوسیطرح پریشان کیا کرتے تھے جس طرح
اون قدیم باشندوں کی اولاد یعنی ہمارے زمانہ کے بھیل تانتی وسط ہند
کے پرامن گاؤں کو پریشان کیا کرتے ہیں۔ اب ہم دو چار رچاؤں کا ترجمہ
نیچے کرتے ہیں:۔

کویوہ۔ دوسروں کے دولت کی ٹوہ لگاتا پھرتا ہے اور اوس کو مخصوص
اپنے لئے قرار دیتا ہے۔ وہ پانی میں رہا کرتا ہے اور اس کو پلید کرتا ہے۔
اس کی دو جورویں چشموں میں نہاتی ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ وہ سیپھا میں ڈوب
مریں۔

ایو ایک پوشیدہ مقام میں پانی کے اندر رہتا ہے وہ پانی کی کثرت سے
تر و تازہ رہتا ہے۔ انجسی کولیسی اور ویراپتنی ندیاں اپنے پانیوں
سے اوس کی حفاظت کرتی ہیں (۱۔۱۰۴۔۳ و ۴)

ابھی ہم انتخابات کو اور طول دیتے ہیں۔

"اندر اپنے آریہ عبادت گذار کی لڑائیوں میں حفاظت کرتا ہے وہ جو بیشمار موقعوں پر اوس کی حفاظت کرتا ہے وہی ساری لڑائیوں میں بھی اوس کی نگہبانی کرتا ہے۔ وہ اون لوگوں کو جو قربانی نہیں کرتے (آریوں) کی بھلائی کے لئے مغلوب کرتا ہے۔ وہ اپنے کالے کلوٹے دشمن کی کھال کھینچتا ہے ہلاک کرتا ہے اور اوس کو خاکستر بنا دیتا ہے۔ وہ اون سب کو جو ضرر رسان چلتے ہیں ہو نذر ہین کرتا ہے اور اون کو بھی تہس نحس کر دیتا ہے جو ظالم و ستم پیشہ ہیں"

(۱ ہد ۱۳۰ - ۸)

او دشمنوں کے تباہ کرنے والے! غارتگروں کے سر ایک جگہ فراہم کر اور اپنے چوڑے چکلے پاؤں سے پیس ڈال! تیرا پاؤں لنبا چوڑا پاؤں ہے۔

ہے اندر! ان غارتگر جماعتوں کی طاقت کو برباد کر دے! اُن کو نجس و ناپاک گڑھے یا بدبختی کے غار میں ڈال دے۔ وہ گڑھا بڑا ہی نجس و زشت گڑھا ہے۔

ای اندر! تونے ایسی ایسی پچاس جماعتوں کو تنہا تباہ کر ڈالا ہے۔ لوگ تیرے اس کام کو سراہتے ہیں۔ مگر تیری جرأت کے مقابلہ میں اس کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔

ہے اندر! پیشاچوں کو جو سرخی مائل رنگ کے ہیں اور ڈراونی آواز سے چنگھاڑتے ہیں برباد کر۔ پس ان تمام راکھشسوں کو نیست و نابود کر دے"

(۱۱ ہد ۱۳۳ - ۲ تا ۵)

ہے اندر! شاعر تیری صفت و ثنا مزیدار کھانے کے لئے کرتا ہے۔ تونے زمین کو دشمنوں کا بچھونا (مرگھٹ) بنایا۔ اندر تینوں اقلیموں کو اپنے بذل و نوال سے ممتاز، پر رونق اور مالا مال کرتا ہے اُس نے کو یہ داچہ کو راجہ دریونی کی خاطر ہلاک کر ڈالا۔

ہے اندر! ابھی تک رشی اس قوت بھرے اور دیرینہ کام کی تعریف کرتے ہیں۔

تو نے بہت سے غارتگروں کو لڑائی کے ذلت موت کا مزہ چکھایا ہے۔ تو نے گمراہوں کے قصبات و قریات جو دیوتاؤں کو نہیں پوجتے تھے بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیئے ہیں تو نے گمراہوں کے ہتھیاروں کے منہ جو دیوتاؤں سے بے کہے تھے پھیر دیئے ہیں" (۱۰-۷۴-۱۷-۷ و ۸)

"اسونوں! اُن لوگوں کو تباہ کرو جو کتوں کی مانند منہ کھاتے ہیں اور بھونکتے ہوئے ہمارے تباہ کرنے کو چڑھے آتے ہیں۔ ہلاک کرو ادن کو جو ہم سے لڑنے کی خواہش رکھتے ہیں! بے شک تم ہی ادن کے برباد کرنے کی تدبیر جانتے ہو۔ ادن لوگوں کو ہر ہر لفظ کے بدلے میں دولت حاصل کرنے دو جو تمہاری پرستش کرتے ہیں۔ او تم راست باز و صداقت شعار دیوتاؤ! ہماری دعائیں قبول کرو" (۱ ۲ ۲ ۱۸ ۲۰ ۴ ـ ۲)

وہ لائق ستائش اور بلند مرتبہ اندر آدمیوں (آریوں) پر شفیق ہے۔ اُس تباہ کرنے والے اور طاقتور اندر نے بداندیش داس کا سر کاٹ کر پھینکدیا! وہ اندر جس نے ورترا کو قتل کیا اور جس نے قصبے کے قصبے اور گاؤں کے گاؤں تہ و بالا کر دیئے وہ جو کالے داسوں کی فوجوں کو تباہ کرتا ہے اور زمین اور پانی کو منو کے واسطے مرتب و مہیا کرتا ہے وہ قربانی کرنے والے کی خواہشوں کو بھرا پُرا رکھے" (۲-۲۰-۶ و ۷)

ہم خوب واقف ہیں کہ کس طرح اسپین کے باشندے جو امریکہ کے فاتح سمجھے جاتے ہیں ایک بڑی حد تک اپنے گھوڑوں کی کامیابیوں پر جن جانوروں کو اس سے پہلے امریکہ کے قدیم لوگ نہیں جانتے تھے اور اسی واسطے ایک عجیب خوف کے ساتھ وہ اس واقعہ کو دیکھتے تھے ممنون نظر آتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قدیم ہندو آریہ لوگوں کے جنگی گھوڑوں نے ہندوستان کے قدیمی باشندوں کے دل میں اسیطرح کا خوف پیدا کر دیا تھا اور وہ ادس خوف سے ویسے ہی مخوّف تھے جیسے امریکہ کے رہنے والے مخوّف تھے۔ ذیل کے فقرے دو ھیکر

یا جنگی گھوڑے کی نسبت جو مثل معبود کے پوجا جاتا تھا ایک منتر سے ترجمہ کئے جاتے ہیں یقین ہے کہ دلچسپی سے دیکھے جائینگے۔

جس طرح لوگ ایک اُچکّے کے پیچھے جو لباس اوٹھا کر لیجاتا ہے شور و غل کرتے ہیں بالکل اوسی طرح ددھیکر کو دیکھکر دشمن چیختے چلّاتے ہیں۔ جیسے پرند بھوکے باز کو زمین پر اوترتا دیکھکر غوغا مچاتے ہیں ایسے ہی دشمن ددھیکر کے دیکھنے سے جس حال میں کہ وہ خوراک کی تلاش اور مویشی کے تاخت و تاراج کے لئے گھبرائے پھرتے ہیں۔ شور و فریاد کرتے ہیں۔

دشمن ددھیکر کو دیکھکر ڈرتے ہیں جو ایک بجلی کی مانند لال بھبھوکا اور تباہ کرنے والا ہے وہ جب اون لوگوں پر دولتیاں جھاڑتا ہے تو اوس کے ارد گرد ہزاروں کی تعداد میں کھڑے ہوتے ہیں تو وہ زور میں بھر کر اور بھی بے قابو ہو جاتا ہے۔ (۴ء ۳۸ - ۵ و ۸)

رگ وید کے بیشتر فقروں سے مترشح ہوتا ہے کہ کُتسا ایک تنومند جنگ جو اور کالے لوگوں کا ایک قوی ہیکل تباہ کنندہ ہے۔ چوتھے منڈل کے منتر ۱۶ میں ہم اس کا بیان بایں عبارت دیکھتے ہیں کہ اندر نے کُتس کو مال و زر دیکر "دسیو کو جو مکار اور ناخدا ترس تھا" مروا ڈالا (رچا ۹) اسی لئے اوس نے اوس کو مدد دی تھی اور اوس کے گھر آیا تھا تاکہ دسیو کو قتل کرا کے اپنا دل ٹھنڈا کرے (رچا ۱۰) اور اُس نے پچاس ہزار "سیاہ فام دشمنوں" کو لڑائی میں تباہ و غارت کر دیا (رچا ۱۳) اسی منڈل کے منتر ۲۸ رچا ۴ میں ہم کو یہ بھی جتایا گیا ہے کہ اندر نے دسیو کو تمام نیکیوں اور بھلائیوں سے محروم کر دیا اور کل آدمیوں کی نظر میں نفرت کی چیز قرار دیدیا۔ اسی منڈل کے منتر ۳۰ رچا ۱۵ میں بیان کیا گیا ہے کہ اندر نے ایک ہزار پانسو داسوں کو نیست و نابود کر ڈالا۔

ایسے ہی اور بھی اشارات دسیو یا داسوں کی حلقہ بگوشی اور تباہی کے متعلق

پانچویں منڈل کے منتر ۷ رچا ۳ × ۶ × ۱۸ - ۱۳ - اور ۶ × ۲۵ -
۲۰ میں تقطر سے گزرتے ہیں۔ علیٰ ہذا ایک عجیب غریب صراحت ایک غیر
معلوم ملک کے متعلق جو دسیو سے بھرا ہوا تھا چھٹے منڈل کے منتر ۴۷ رچا
۲۰ میں ہم پاتے ہیں۔ جس کا ترجمہ لائق تحریر ہے۔

اوتم دیوتاؤ! ہم نے سفر کیا اور اپنا راستہ بھلا دیا۔ پھر ہم ایک ایسی اقلیم میں
پہونچے جہاں مویشی نہیں چرتیں وہ لمبی چوڑی اقلیم صرف دسیو کو ہی پناہ
دیتی ہے۔ اے برہسپتی! مویشیوں کی تلاش میں ہماری رہنمائی کر۔ اے اندر
اپنے پرستش کنندوں کو وہ راہ دکھا جنہوں نے اپنا راستہ بھلا دیا ہے۔

ہم بیان کر چکے ہیں کہ آریہ شاعر کافی طور سے قدیم وحشیوں کے نعرۂ فتح
و جنگ کے باب میں غیر تملق آمیز پہلو لئے ہوئے ہیں۔ یہ مہذب فاتحین
کمتر اس امر کا تصور کر سکتے تھے کہ یہ نعرہ فتح و جنگ اور مکروہ مکروہ آوازیں
کسی ایک زبان کی کیفیت کا مفہوم ادا کر سکتی ہیں اور اسی واسطے بعض مقامات
میں وحشی مثل بے زبان کے بیان کئے گئے ہیں (۵ × ۲۹ - ۲۰ وغیرہ)

اس سے قبل ہم کو یوہ اور ایوو قدیم ڈاکوؤں کا ذکر کر چکے ہیں مگر ہم ایک اور
زور آور قدیم سرغنہ کی نسبت بھی بیشتر اشارات دیکھتے ہیں جس کو کرشنا
کے نام سے پکارتے تھے۔ شائد یہ نام اوس کا سیاہ رنگ کے باعث
پڑ گیا تھا۔ منجملہ اُن کے ایک کا ترجمہ یہاں کیا جاتا ہے۔

وہ بادپا کرشنا انسومتی ندی کے کناروں پر مع دس ہزار گروہ کے رہتا ہے
اندر اپنی مخصوص دانشمندی سے اس کریہہ الصوت سردار سے خبردار ہو گیا۔
اندر نے کہا کہ میں بادپا کرشنا کو دیکھ چکا ہوں وہ اس سورج کی مانند ہے جو
ابر میں چھپا ہوا ہوتا ہے انسومتی کے قریب ایک پوشیدہ قلعہ میں رہتا ہے
اے مردو! میں تم سے لڑائی میں شریک ہونے اور اوس کے برباد کرنے کی آرزو
کرتا ہوں۔

پھر وہ بادپا کرشنا انسومتی کے کناروں پر بجلی کیطرح نمودار ہوا۔ اندر
نے برہسپتی کو اپنا معاون بنایا اور اوس ناخدا ترس فوج کو خاک میں ملا دیا۔
(۸ × ۹۶ ۔ ۳ تا ۱۵)

قدیم باشندگان ملک صرف شور و شغب ہی کرنے کے عادی اور خاص
زبان سے ہی بے بہرہ نہیں تھے بلکہ وہ دوسری جگہوں میں بمشکل ہی نوع
آدم تصور کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ایک مقام پر ہم اوس کا ذکر بھی کر آئے
ہیں۔

ہم چاروں طرف دسیو کے فرقوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ وہ قربانیاں
نہیں کرتے۔ وہ کسی بات کو باور نہیں کرتے۔ وہ اون رسوم کے خلاف ہیں
وہ نوع انسان میں داخل نہیں ہیں۔ مدعیوں کے تباہ کرنے والے اون کو
قتل کر اون کی نسل کو مٹاوے۔ (۱۰ × ۲۲ ۔ ۸)

دسویں منڈل کے منتر ۴۹ میں اندر مہاراج اشتہار دیتے ہیں کہ ہم نے
دسیو کی نسل کو آریہ کے لقب سے محروم کر دیا۔ (رچا ۳) اسلیئے ہم نے داس
کی نسل نوواستوا اور بریہدرتھا کا کھوج کھو دیا (رچا ۹) پس ہم نے
قطع کر دیا۔ داسوں (غلاموں) کو دو ٹکڑوں ہیں۔ قضا و قدر نے اون کو اسی
واسطے پیدا کیا تھا (رچا ۷)

یہی وہ قدیم رہنے والے تھے جن کے ساتھ ابتدائی زمانہ کے ہندوؤں کو ایک
بے پایان جنگ سے پالا پڑا تھا۔ اور یہی وہ حصہ تھا جس کو انہوں نے اپنے
غیر شائستہ ہمسایوں یعنی زمین ہند کے اصلی مالکوں کو بجائے اُن کے مال
و ملک کے بخشا تھا۔ یہ امر بکثرت پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ فاتح و
مفتوح کے درمیان الف وانس معدوم نہیں ہوا تھا۔ مدامی جنگ کا یہہ
سبب تھا کہ فاتحین اپنے نو مفتوحہ ملک میں خود اپنی حفاظت کرتے۔ رفتہ
رفتہ زراعت کے حدود و ثغور وسیع کرتے دیہات بسانے کی تدابیر کرتے

لق ودق بیابانوں میں نوآبادیاں قائم کرتے تہذیب کی روشنی پھیلاتے اور
اپنی شجاعت وبہادری کے کارناموں کو ہرچہار سمت شہرت دیتے وہ مقہور
ومخذول وحشیوں سے ایک خاص حقارت کے ساتھ نفرت وخوف کرتے
جس طرح ہوسکتا اون کی تعداد کو قتل وہلاکت سے کھٹاتے اپنے سواروں کی
جمعیت سے اُن کی جماعتوں کو منتشر کرتے اون کو شور مچانے والے کتوں کے
نام سے پکارتے بے زبان نسلوں سے تعبیر کرتے اور حیوان مطلق یا بہائم سیرت
الفاظ سے یاد کرتے اور قریب قریب یقین کرتے کہ وہ قتل ہونے کو ہی پیدا
ہوئے ہیں۔ اور قضا و قدر نے اُن کو اسی لئے خلق کیا ہے اور برعکس اس کے
وہ سرکش ومتمرد وحشی بھی انتقام کی فکر میں رہتے۔ ہندوؤں کی معقول قوت
کے سامنے سے پسپا ہوکر وہ ہر گڈھ اور درے کے موڑ پر تاک لگائے بیٹھے رہا
کرتے۔ وہ مسافروں پر چھاپہ مارتے اور راہ چلتوں کو لوٹ گھسوٹ لیتے۔
گاؤں کو اوجاڑ ڈالتے مویشیوں کو مار ڈالتے یا چرالیجاتے اور بعض دفعہ گروہ
در گروہ جمع ہوکر ہندوؤں پر جاپڑتے وہ ایذا رسانی اور تمرد کے سبب جو خاصکر
وحشیوں کا خاصہ تھا ایک ایک بالشت زمین پر جھگڑتے اور ہر ہر قدم پر
فساد کرنے کے لئے آمادہ رہتے اور پھر پیچھے بھی ہٹتے جاتے۔ وہ فاتحین کی
مذہبی رسوم میں حارج ہوتے اون کے دیوتاؤں کی توہین وتضحیک کرتے اور
اُن کے مال واسباب کو خراب وغارت کرتے مگر باوجود اس مزاحمت ومنازعت
کے مہذب نسلوں کی آبادیاں ہر سمت اپنی وسعت کا دائرہ فراخ کرتی جاتیں
تہذیب کا رتبہ بڑھتا جاتا۔ جنگل اور غیر آباد مقامات زراعت وکاشت
سے پُرثمر نظر آتے۔ اور دیہات وقصبات سے معمور ہوتے جاتے۔ ابتدائی
ہندوؤں کے شاہانہ بلاد وامصار اور راج پاٹ کل پنجاب میں جابجا رونق
پاتے جاتے وحشی یا تو گھٹتے مرتے جلتے یا آریہ تہذیب کے ہمیشہ بڑھنے والے
سلسلہ کے روبرو سے پہاڑوں اور ویرانوں میں مامن تلاش کرتے جہاں

اُن کی اولاد اب تک آباد ہے۔

قطع نظر اس کے یہ بھی قیاس کیا گیا ہے کہ کمزور و بزدل وحشیوں میں سے بعض نے مستاصل و جلاوطن ہونے کے ڈر سے مکروہ اطاعت کو ترجیح دی ہوگی۔ ہم اسی قیاس کے موافق رگ وید میں اون دسیوں کے بھی نشان پاتے ہیں جو آخر ایک بڑی طاقتور نسل کی سلطنت کے مالک بن گئے تھے اور جنہوں نے اون کا مذہب اون کی رسوم اور اون کی زبان اختیار کر لی تھی اونہوں نے کاشت کاری کا فن بھی سیکھ لیا تھا اور مہذب زندگی کے ہنر بھی حاصل کر لیئے تھے۔ آریہ لوگوں کے گانوں میں بحیثیت غلاموں اور داسوں کے گھر بنالئے تھے اور اپنے آقاؤں (گورے رنگ والوں) کی ضروریات کو انصرام دیتے تھے۔ چنانچہ بیشتر صراحتیں ایسے داسوں کی موجود ہیں جو آریوں کے مطیع و منقاد ہو گئے تھے۔ غرض کہ ہندوستان کے یہی وہ قدیمی متوطنین تھے جنہوں نے پہلے ہی پہل ہندو مذہب قبول کیا تھا۔

اگرچہ جنگ و جدال اور لڑائی بھڑائی کی نسبت جو قدیم باشندگان ہند سے آریہ قوم کو پیش آیا کرتی تھیں ہمارے انتخاب کسی قدر حد سے زیادہ متجاوز ہو گئے ہیں۔ مگر ہم یہاں اوس دلیر و جری فاتح سوداس کی لڑائیوں کے دو ایک فقروں کا اقتباس کیئے بغیر ہرگز باز نہیں رہ سکتے۔

۸۔ سرکش دشمنوں نے بربادی کا منصوبہ باندھا اور آدتیا ندی کا پشتہ توڑ ڈالا (تا سیلاب آجائے) مگر سوداس نے اپنی شجاعت سے زمین کو بھر دیا اور کوی چیہ مانہ کا بیٹا ایک فدیہ کی مانند سرنگوں ہوگیا۔

۹۔ کیونکہ ندی کا پانی اپنے پرانے نالہ میں ہو کر بہتا تھا اور کوئی نیا راستہ اُس نے اختیار نہیں کیا تھا۔ اور سوداس کے گھوڑہ نے ادہر سے اُدہر تک ملک میں چکر لگایا۔ اندر نے اون بد اندیش و دریدہ دہن آدمیوں کو مع اون کی اولاد کے نیست و نابود کر دیا۔

۱۱۔ سوداس نے دونوں ملکوں کے ۱۲۔ آدمیوں کو مار کر فخر حاصل کیا جس طرح نوجوان پجاری قربانی کے مکان میں کُسا گھاس کاٹتا ہے اُسی طرح سوداس اپنے دشمن کو کاٹ ڈالتا ہے۔ بہادر اندر نے اُس کی اعانت کے لئے مردتوں کو روانہ کیا۔

۱۴۔ چھیاسٹھ ہزار چھیاسٹھ سو چھیاسٹھ انو اور درہیہ کے جنگجو سپاہی جو مویشی کی خواہش رکھتے تھے اور سوداس کو بدخواہی سے دیکھتے تھے سطح خاک کی برابر کر دیئے گئے۔ یہی وہ کام ہیں جن سے اندر کی بزرگی اور عظمت کی شہرت ہوئی ہے۔

۱۷۔ یہ اندر ہی ہے جس نے سوداس کو ان کاموں کے لائق بنا دیا۔ اندر نے بکری کو شیر کی ہلاکت پر قادر کر دیا۔ اندر نے قربانی کی چوب کو ایک سوئی سے گرا دیا۔ اُس نے سوداس کو تمام دولت بخشدی۔ (۷ ۔ ۱۸)

وہ کبیشر جو سوداس کے فخریہ کاموں کی مدح کرتا ہے وہ بھی اپنی فانی بیت کے لئے محروم نہیں رکھا جاتا۔ کیونکہ بائیس یا تیئیس بیتوں میں وہ شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہے کہ اُس بہادر فاتح ورحمدل راجہ نے دوسو گائیں دو رتھ اور چار گھوڑے مع سنہرے ساز دیراق کے صلہ میں دیئے۔

ایک اخیر منتر میں ہم پر ظاہر ہوا ہے کہ کیونکر دس راجاؤں نے بمقابلہ سوداس کے برتاؤ کیا تھا اور سوداس کو ان سب پر کس طرح فتحمندی نصیب ہوئی تھی۔ اس منتر میں ایک لڑائی کا واقعہ قابل ترجمہ ہے۔

۲۔ جہاں آدمی اپنے اپنے نشانوں کو بلند کرتے ہیں اور جنگ کے وقت مقابلہ کو کھڑے ہوتے ہیں اوس وقت وہاں کوئی شے ہماری مدد کو نظر نہیں آتی جہاں آدمی آسمان کی سمت سر اوٹھا اوٹھا کر دیکھتے ہیں اور کانپنے لگتے ہیں ایسے وقت میں اے اندر اور ورونا! ہماری مدد کرو اور ہم سے (تسلی بخش الفاظ) کہو

۳۔ ہے اندرا اور ورونا! زمین کے انتہائی کنارے مفقود معلوم ہوتے ہیں اور فلک سے صدا صادر ہوتی ہے۔ دشمن کی فوجیں قریب آرہی ہیں۔ ہے اندرا اور ورونا! جو ہمیشہ دعاؤں کو سنتے ہو۔ اپنی حفاظت کے ساتھ ہمارے نزدیک آؤ۔

۴۔ ہے اندرا اور ورونا! تمنے فی الفور بھیدا کو جس نے ابھی حملہ نہیں کیا تھا چھید ڈالا اور سوداس کو بچا لیا۔ تمنے ترت سوؤں کی دعاؤں کو سن لیا اُن کے زاہدانہ شوق نے لڑائی کے گھنٹوں میں اپنا پھل پالیا۔

۵۔ ہے اندرا اور ورونا! دشمن ہتھیاروں کے ساتھ ہر طرف سے مجھ حملہ کرتے ہیں دشمن غارتگروں کے ہجوم میں مجھ یورش کرتے ہیں۔ تم دونوں قسم کی دولت کے مالک ہو! لڑائی کے زور مجھکو بچاؤ۔

۶۔ دونوں فریقوں نے اندرا اور ورونا سے لڑائی کے وقت دولت کے واسطے دعا کی مگر تم نے سوداس کی مع ترت سوؤں کے جن پر دس راجاؤں نے حملہ کیا تھا لڑائی کے وقت حمایت کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔

۷۔ ہے اندرا اور ورونا! وہ دس راجہ جنہوں نے قربانی ادا نہیں کی گو باہم متفق تھے لیکن سوداس کے پیش ڈالنے کے لئے بے شک ناقابل تھے۔"

(۷ ۸۳ x)

چھٹے منڈل کے ستائیسویں منتر میں لڑائی کی شام پر طبلِ جنگ کی طرف ایک خطاب ہے اور شاعر اُس جنگی آلہ سے زمین اور آسمان کو بذریعہ اپنی آواز کے پُر کرنے منقولہ و غیر منقولہ اشیاء میں تزلزل پیدا کرنے دشمن کے دل پر آہستہ آہستہ خوف بٹھانے۔ اور اُن کو دفع کرنے کی استدعا کرتا ہے یہ خطاب ان پیشین گوئی کرنے والے الفاظ میں ختم ہو جاتا ہے اور وہ طبل (دُندبھی) لڑائی کی شہرت دینے کو تاکہ آدمی آمادہ ہو جائیں زور سے صدا دیتا ہے۔ ہمارے سالار لشکر اپنے اپنے بادپا سمندوں پر سوار

ہو چکے اور سب ایک جگہ جمع ہو گئے۔ ہے اندر! ہمارے جنگ آزماؤں کو

اجازت دے کہ رتھوں پر سوار ہو کر فتح حاصل کریں۔

چھیٹے منڈل کے ایک عجیب و غریب منتر کی پھتر دیں رچا میں جنگ

کی تیاریوں اور اسلحۂ حرب کی نسبت کسیقدر تفصیل سے بیان کیا گیا ہے

اوس منتر کے چند انتخاب ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارے ناظرین کے خیال

کو اُن ایام کے اسلحۂ جنگ کے استعمال کیجانب ضرور توجہ دلائینگے۔

۱۔ جب کہ لڑائی کا وقت نزدیک آتا ہے اور نبرد آزما زرہ بکتر پہن کر کوچ

کرتا ہے۔ اوس وقت وہ ابر کی مانند نظر آتا ہے۔ بہادر سپاہی اس کی اجازت

نہ دے کہ تیرا جسم چھد جائے تو فتح مند ہو۔ اپنی زرہ کو رخصت دے کہ وہ

تیری حفاظت کرے۔

۲۔ ہم مویشی کو کمان کے زور سے حاصل کرینگے۔ ہم کمان کے ذریعہ سے

اُن کو جیت لیں گے۔ ہم خونخوار و مغرور دشمن کو کمان کی مدد سے مغلوب

کرینگے۔ کاش وہ کمان دشمن کی تمناؤں کو رد کر دے۔ ہم تمام اکناف

و اطراف میں اپنی کمان کی وساطت سے فتوحات پھیلائینگے۔

۳۔ کمان کا چلہ جب کھنچا ہوا تیر انداز کے کان تک آجاتا ہے تو پھر لڑائی

کی جانب رُخ کرتا ہے وہ اُس سے تسکین بخش الفاظ کان میں کہتا ہے اور

آواز کے ساتھ ہی وہ کمان کو جھٹکا دیتا ہے جس طرح ایک معشوقہ بی بی

اپنے شوہر کے ہاتھ کو جھٹکا دیتی ہے۔

۵۔ ترکش تیروں سے پُر مثل باپ کے ہے اور وہ بہت سے تیر اُس کے

بچوں کی مانند ہیں وہ ایک صدا دیتا ہے اور بہادر سپاہی کی پشت پر

لٹکا رہتا ہے اور جنگ کے وقت تیروں کو آراستہ رکھتا ہے اور دشمنوں

کو زیر و زبر کرتا ہے۔

۶۔ وہ ہوشیار رتھ بان اپنے رتھ پر قائم ہے ۔۔ اور جہاں کہیں

چاہتا ہے اپنے گھوڑوں کو ہانک کر لیجاتا ہے باگیں گھوڑوں کو ہٹنے سے روکتی ہیں۔ اُن کی بڑائی اور مہما گاؤ۔

۷۔ گھوڑے اپنے سموں سے گرد و غبار اڑاتے اور مع رتھوں کے میدان میں تیز روی کرتے ہیں۔ اور گو بخدا رہنہناہٹوں سے پیچھے قدم نہیں ہٹاتے بلکہ اپنے پاؤں کے نیچے غارتگر دشمنوں کو کچل ڈالتے ہیں۔

۱۱۔ وہ بان پردار ہے اُس کے دانت ہرن کے شاخ کی مانند ہیں وہ گائے کے تسمہ سے خوب تنا اور کھچا ہوا ہے وہ دشمن پر قضا و مبرم کی طرح نازل ہوتا ہے۔ جہاں کہیں لوگ باہم کھڑے ہوتے ہیں یا تو وہ متفرق ہو جاتے ہیں یا دہیں بان انکی امیدوں کو قطع کر دیتا ہے اور ساری آن بان مٹا دیتا ہے۔

۱۴۔ وہ چرمی محافظ کمان کی رگڑ سے بازو کی نگہبانی کرتا ہے اور ایک سانپ کی صورت سے کنڈلی مارے بہادر سپاہی کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۵۔ ہم اس تیر کی جو زہر ہیں بجھا ہوا ہے پرستشا (تعریف) کرتے ہیں جس کا منہ لوہے کا ہے جس کی شاخ پر جنبیہ کی ہے۔ (۶ ۔ ۵ ۔ ۷)

قبل اس کے کہ ہم اپنے انتخابات ختم کریں ایک منتر سے جسمیں دور اجاؤں کی مسند نشینی کا ذکر ہے ایک انتخاب اور پیش کرتے ہیں۔ یہ بھی اونہیں منتروں کی مثل ہے جو شاندار رسوم سے تعلق رکھتے ہیں مگر ان کا تعلق بالکل ابتدائی زمانہ سے نہیں ہے بلکہ یہ وید کے زمانہ کے بہت ہی آخری دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

"ہے راجن! میں آپ کو ایک راجہ کی گدّی پر بٹھاتا ہوں اس دیس کے پتی ہو جیئے۔ مستقل اور قائم رہیئے! کل رعایا تیرا سنیہہ کرے۔ آپ کا راج کبھی نشٹ نہ ہو"

۲۔ کوہ کی طرح استوار رہیئے گدی سے معزول نہ ہو جیئے۔ اندر کی مانند

برقرار رہے اور راج پاٹ کو سنبھالے۔
۳۔ اندر دیوتا قربانیاں نذر لیتا ہے اور نئے راج یافتہ راجہ کی پشت پناہی کرتا ہے سوما اُس کو برکت دے۔
۴۔ آسمان قائم ہے زمین برقرار ہے پہاڑ نصب ہیں یہ عالم مامور ہے وہ بھی موجود ہے جس طرح راجہ اپنی پرجا میں موجود ہے۔
۵۔ مہاراجہ ورونا آپ کو مستقل رکھے۔ وہ نیک نہاد برہسپتی آپ کو صحیح وسالم رکھو۔ اندرا اور اگنی آپ کی پشت پر رہیں اور ڈگنے نہ دیں۔
۶۔ ملاحظہ ہو میں ان لازوال نذروں کو غیر فانی سوما کے عرق میں ملاتا ہوں اندر آپ کی رعایا کو آپکے سایہ حکومت میں لاتا ہے اور اون کو آپکے ادائے محصول پر آمادہ کیا ہے" (۱۰ × ۱۷۳)
بس یہ انتخاب کافی معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ہم کسی مقام پر ظاہر کر چکے ہیں کہ بہادر سپاہی زرہ بکتر ہی صرف استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ خود بھی پہنتے تھے علاوہ اس کے ایک زرہ شانوں کی محافظ بھی ہوتی تھی شائد اس سے مراد سپر ہوگی۔ وہ نیزے بھی رکھتے تھے اور تیز دھار کی تلوار تیر و کمان کے سوا اون کی کمر میں بندھی رہتی تھی۔ لڑائیوں کے کل ہتھیار قدیم زمانہ میں جہاں کہیں کہ انکا استعمال تھا قریب قریب چار ہزار برس گزرے ہندوستان میں تحقیق ہو چکے تھے۔ طبل لڑائی میں آدمیوں کو اکٹھا کرتے۔ علم اون کو جنگی اژدحام کی جانب رہنمائی کرتے ان کے سوا جنگی گھوڑوں اور رتھوں کا رواج بھی پھیل گیا تھا۔ پالو ہاتھی بھی کام میں لائے جاتے تھے ہم ایسے راجاؤں کی نسبت بھی بعض جگہ اشارات دیکھتے ہیں جو اپنے وزرا و امرا اور منتریوں کے ساتھ سجے سجائے ہاتھیوں پر سوار نکلا کرتے تھے (۴ × ۴ - ۱) مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وید کے دور میں ہاتھی جنگ کے موقع پر اسی طرح باقاعدہ استعمال کئے جاتے تھے جس طرح وہ تیسری اور چوتھی صدیوں میں قبل

حضرت مسیح کے جب یونانی ہندوستان میں آئے تھے استعمال کئے جاتے تھے۔
الحاصل وہ زمانہ جب وید کے بہادر سپاہی زندگی بسر کرتے اور لڑائی جھگڑوں
میں مصروف رہتے ایک شور و شر کا زمانہ تھا۔ اون کا مقصد اس سے صرف یہی
تھا کہ قدیم باشندوں کے مقابلہ میں ایک دائمی جنگ قائم رکھی جائے بلکہ
خود اون میں ہندو بادشاہتیں تقسیم ہو گئی تھیں اور اکثر ایک طاقتور رئیس اپنی
ہمسایہ ریاست کے الحاق پر مائل رہا کرتا۔ رشی ایسی قربانیوں میں مشغول
رہتے جن کے اثر سے وہ شجاعت پیدا ہو جس سے دشمنوں پر غلبہ حاصل کیا جائے یہی
یا ایک ایسے فرزند کے لئے دعا کیا کرتے جو لڑائیوں میں فتوح حاصل کرے
اُس عہد میں ہر توانا و زورمند شخص ایک جنگجو سپاہی سمجھا جاتا اور ہر وقت
اپنے گھر بار کی حفاظت و حمایت پر کمربستہ رہتا اور اپنی قوتِ بازو سے اپنے
کھیتوں اور مویشیوں کی غور و پرداخت اور نگرانی و نگہداشت کرتا ہر
ہندو نو آبادی یا فرقہ جب تک کہ دیوتاؤں کی پوجا پاٹ اور صلح کے نوع
بنوع کاموں کی درستی و آراستگی میں منہمک رہا کرتا اوس وقت تک ہوشیار
و خبردار رہتا اس لئے کہ جنگ کے باعث اوس کی قومی ہستی علی الاتصال کمربندی
پر منحصر تھی۔ ہندوؤں کی ایک بڑی جماعت انڈس (دریائے سندھ)
کے کناروں سے سرستی کے کناروں تک پھیلی ہوئی تھی جو مشتمل تھی جری
و جنگ پسند گروہ پر جس نے خشکی پر اپنے قدم جمانے اور اپنی خودمختاری
اور پے درپے قتل و قتال کی وجہ سے قومی وجود کی مدد کرنے اور مرنے
ملنے کی جی میں ٹھان لی تھی۔ صفحہ ۴۷ تا ۴۹

ناظرین! ہم آپ کی زیادہ سمع خراشی کرنا نہیں چاہتے واقعات سامنے
رکھکر نتیجہ آپ لوگوں کی راء پر چھوڑتے ہیں۔ ہمارے سماجی متروں کا ہم کو
جہاد کی بابت ملزم کرنا اور بار بار جہاد فساد کے دل آزار کلمات لکھنا
اور کہنا اور ویدک جہاد سے چشم پوشی کرنا کہاں تک واقعات پر مبنی

ہے ے

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

تنبیہ ۔ یہاں اتنا کہنے سے ہم نہیں رک سکتے کہ حوالجات مذکورہ بالا سے یہ امر بآسانی سمجھ میں آتا ہے کہ وید ابتداء دنیا سے نہیں۔ بلکہ ایسے وقت میں تصنیف ہوئے ہیں جس وقت دنیا میں بہت سی قومیں پیدا ہو چکی تھیں جنمیں جنگ و جدل کا سلسلہ برابر جاری تھا۔ اِس مضمون (پیدائش وید) پر ہمارا ایک مستقل رسالہ ہے جسکا نام ہی **حدوث وید** ہے۔ قیمت ار

کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مشہور و معروف فروختنی کتابوں کی فہرست

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر سات جلدوں میں ہوگی جن میں سے چھ جلدیں طیار ہیں

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقر۔ قیمت عہ

جلد دوم۔ سورہ آل عمران ونسا۔ قیمت عمہ

جلد سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف ۔ عہ

جلد چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۔ عہ

جلد پنجم۔ تا سورہ فرقان ۔ عمہ

جلد ششم۔ تا سورہ یٰس ۔ عمہ

چھ جلدوں کے یکساتھ خریدار سے مع محصول ڈاک للعہ

تقابل ثلاثہ

توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول ڈاک۔ عمہ

القرآن العظیم

قرآن مجید کے الہامی ہونیکا ثبوت آریوں کا مقابلہ۔ ا ر

تہذیب۔ مہذبوں کے فرائض ۔ ا ر

الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید۔ ا ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ قابلدید ہے۔ ۲ ر

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق۔ ۳ ر

فتوحات اہلحدیث

چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودہ۔ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں اونکو جمع کیا گیا ہے۔ ۴ ر

مرقع قادیانی۔ ماہوار رسالہ کے ۱۵ نمبروں کا مجموعہ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ عمہ

الہامی کتاب۔ وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۔ ۶ ر

حق پرکاش

ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا مکمل جواب ۔ ۸ ر

ترک اسلام

رسالہ ترک اسلام کا معقول مکمل اور مفصل جواب۔ ۶ ر

تبر اسلام۔ مہاشہ دھرمپال آریہ کے رسالہ تحفۃ الاسلام کا جواب قابلدید۔ ۴ ر

خصائل النبی۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ۔ ا ر

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ ۴ر

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام
عبدالغفور نو آریہ دھرمپال۔ جلد اول ۵ر
جلد دوم ۶ر جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر
چاروں جلدوں کی قیمت علاوہ محصول عمعر

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان۔ ۳ر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ۔ احادیث کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت۔ قیمت ۴ر

اتباع سلف۔ سلف کی تقلید اور اتباع کے متعلق لطیف تحقیق۔ ۴ر

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ ار

اسلامی تاریخ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات بطرز حکایات بچوں کو بہت مفید۔ ار

اسلام اور برٹش لاء یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ اسلامی قانون کی فضیلت۔ ۴ر

ہدایۃ الزوجین۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان۔ ار

بحث تناسخ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال۔ ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ۔ ار

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ متعلق بیاہ شادی کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید۔ ار

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا کی تردید۔ ۴ر

حدوث دنیا۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث آریوں کی تردید۔ ار

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں مضمونوں پر بحث کیگئی ہے۔ منکرین حدیث کی تردید۔ ۲ر

مرقع دیانندی۔ سوامی دیانند کے اقوال اور افعال میں تعارض کا ثبوت۔ ۳ر

سرکوب بدعت۔ بدعات کی تردید۔ ار

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت مسیحیت و مہدویت کی زبردست پیشگوئیوں اور معرکۃ الآرا الہاموں کی لاجواب تکذیب۔ قیمت ۵ر

مناظرہ دیوریہ۔ جو ۱۹۰۲ء میں آریوں کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ہوا تھا۔ ۸ر

مندرجہ بالا کتب کے ملنے کا پورا ثبوت } **ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) امرتسر**

الحمد للہ کہ

وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وامائکم

رسالہ

شادیٔ بیوگان

اور

نیوگ

جس میں ان دونوں مضمونوں پر مفصل بحث ہے اور آریوں سے روئے سخن

مصنفہ

(مولنا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری مولوی فاضل)

مصنف تفسیر ثنائی و تفسیر القرآن وغیرہ

سنہ ۱۹۱۰ء

دفعہ اول مطبع اہلحدیث امرتسر میں بماہ صفر ۱۳۲۸ھ میں طبع ہوئی

قیمت

فہرست کتب وغیرہ

اخبار اہلحدیث

یہ اخبار دین و دنیا کا مجموعہ ہے
جس میں مذہبی اور اخلاقی مضامین فتوی
اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات
اور ایک دو صفحوں پر دنیا بھر کی چیدہ چیدہ
خبریں درج ہوتی ہیں قیمت سالانہ۔
تین روپے (عہ)

مینیجر اہلحدیث امرتسر

مسلمان

یہ ایک ہفتہ وار اخبار ہے جس میں
خاص اسلامی مضامین اور مخالفین اسلام
کے اعتراضات کے جوابات ہوتے ہیں۔
قیمت سالانہ عہ منیجر اہلحدیث

مرقع قادیانی

مرزا قادیانی کے بہت سے مضامین کی
تردیدوں کا مجموعہ قیمت عہ مع
محصول ڈاک وغیرہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی
تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان
کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے
دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے
لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں
الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج
ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں
کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے
حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات
بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے
کہ باید و شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ
ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و
نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے
تفسیر سات جلدوں میں ہے جسمیں پانچ جلدیں
تیار ہیں چھٹی زیر طبع ہے۔

جلد اول عہ جلد دوم عہ
جلد سوم عہ جلد چہارم عہ
جلد پنجم عیہ۔

پانچوں جلدیں ایک ساتھ خریدار سے
مع محصول ڈاک سات روپے (عہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی النبی الکریم

رسالہ

شادی بیوگان

اور

نیوگ

پہلے مجھے دیکھئے

آریہ سماج کی بلند پروازیوں سے کوئی ملک کا باشندہ ناواقف نہوگا ہندؤں کے پرانے مذہب کو جو وہ صدیوں سے اپنے باپ دادا سے بذریعہ دہرم پستکوں کے سنتے چلے آئے ہیں ملیامیٹ کردیا۔ اور ایک نیا ہی نہائت خوبصورت ڈہانچ بناکر اونکے سامنے پیش کیا ہے جو مدت سے اسلام اُن کے سامنے پیش کرتا تہا جسکو وہ ہمیشہ سی ویدک دھرم کے خلاف جانتے رہے مثلاً بت پرستی کی مخالفت پر جس قدر آریہ سماج نے زور دیا ہے کسی سے مخفی

نہیں ایسے کاموں میں وہ درصل اسلام ہی کی نیابت کر رہے ہیں جسکی ذکر کی ضرورت نہیں علی ہذالقیاس دیگر رسومات کی اصلاح کا بھی۔ آریہ سماج نے جب اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہے۔ تو اہل اسلام کو انکا ہاتھ بٹانا چاہئے مثلاً شادی بیوگان کا مسئلہ جو اخلاقی طور پر اسلام کا پہلا مسئلہ ہے آریہ سماج نے ہندوؤں میں جاری کرنا چاہا چنانچہ امرتسر میں ۵۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو ایک اشتہار آریہ سماج امرتسر کیطرف سے دیا گیا کہ بال بدواہ وواہ (غیر مدخولہ لڑکی کے نکاح ثانی) پر ہندو پنڈت ہمسے بحث کریں اگر ناجائز ثابت کر دیں گے۔ تو ہم مبلغ پانسو روپیہ انعام دینگے۔

مگر بغور دیکھا جائے تو آریہ سماج نے باوجودیکہ اصلاح قوم اور ملک کا بیڑا اٹھایا ہے تاہم (جیسا کہ عام قاعدہ ہے) خود بھی بعض امور میں اصلاح کا محتاج ہے مثلاً یہی شادی بیوگان کا مسئلہ ہی دیکھئے باوجودیکہ آریہ سماجی اسکو ضروری کہتے ہیں اور عام طور بیوگان کی حالت زار کے نقشے بتلاتے ہیں۔ مگر افسوس کہ اسی مسئلہ کے نصف حصہ کو وہ نہیں مانتے یعنے بیوگان غیر مدخولہ کے نکاح پر تو زور دیتے ہیں۔ مگر بیوگانہ مدخولہ (جو خاوندوں سے مل چکی ہوں) اُن کے نکاح کو پسند نہیں کرتے۔ پس اس رسالہ میں اسی مسئلہ پر بحث ہو گی *۔

نکاح کیوں ہوتا ہے؟

اس کا جواب بجز اس کے کیا ہو سکتا ہے جو ہم روزمرہ مشاہدے سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ بلوغت کو پہنچتے ہی مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی طرف ایک فطرتی کشش اور قدرتی جذبہ ہوتا ہے۔ یہ جذبہ صرف انسانوں ہی میں نہیں ہوتا بلکہ کل حیوانات میں ہے۔ چنانچہ مرغی مرغا کو دیکھیے کہ جب تک وہ نابالغ رہتے ہیں اُن کو کوئی تمیز نہیں ہوتی لیکن جونہی مرغے نے بانگ دی تو جھٹ سے مرغیوں کو دبانے لگ جاتا ہے۔ چاہے اسکی ماں ہو یا بہن۔ ایسا ہی یہ بھی روزمرہ کا تجربہ ہے کہ ان حیوانات کو جفت کرنے سے بغیر جذبہ فطرت پورا کرنے کے اور کوئی غرض نہیں ہوتی۔ ہاں قدرت نے چونکہ دنیا میں ایک مدت تک ہر ایک نوع کو موجود رکھنا ہے اسلئے وہ اندر ہی اندر اپنا کام کر جاتی ہے اور مادہ کو حمل ہو جاتا ہے۔ اس فطرتی تقاضا میں سب جاندار برابر ہیں۔ انسان ہو یا دیگر حیوان۔ ہم دیکھتے ہیں۔ نہ صرف دیکھتے ہیں بلکہ ذاتی تجربہ رکھتے ہیں۔ کہ ایک نوجوان لڑکا جو عالم شباب میں مست ہو کر شادی کا خواہان اور جوڑے کا متلاشی ہوتا ہے اُسے اس کے سوا کوئی غرض نہیں ہوتی۔ کہ جو جذبہ خالق کائنات نے اُس میں پیدا کیا ہے اُسے پورا کرے۔ ہاں چونکہ قدرت کا کوئی کام بیفائدہ اور فضول نہیں اس لئے قدرت اپنا کام اندر ہی اندر اور آپ کر جاتی ہے۔ کہ مادہ جہاں اپنا جذبہ فطرتی پورا کرتی ہے۔ ساتھ ہی قدرت اوسکو محکوم بنا کر اپنا کام بھی لے لیتی ہے۔ کہ اُسے حاملہ بنا کر اوس سے اولاد پیدا کر دیتی ہے۔ مگر قدرت کاملہ کو دیکھو کہ بندوں کو وہ اس بات پر مجبور نہیں کرتی۔ کہ وہ اس ارادہ سے ملاپ کریں بلکہ وہ تو اپنا جذبۂ فطرتی پورا کرنے سے ملتے ہیں۔ لیکن اولاد کا پیدا ہونا اُن سے بغیر اُن کے ارادے کے ہو جاتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات خاوند بیوی اولاد کا تولد

نہیں چاہتے مگر اولاد پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ قدرت نے اپنا کام کسی کے سپرد نہیں کیا۔ بلکہ بحکم وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ[1] اپنا کام آپ کرتی ہے۔ مختصر یہہ کہ نر و مادہ کا ملاپ اور باہمی کشش اُس جذبۂ فطرتی کے پورا کرنے کو ہے جو قدرت نے ہر بالغ اور بالغہ میں پیدا کیا ہے۔ قرآن شریف نے جو بانی فطرت کا کلام ہے۔ اس مسئلہ میں کیسا مختصر مگر جامع لفظ فرمایا ہے ارشاد ہے۔ جَعَلَ مِنْہَا زَوْجَہَا لِیَسْکُنَ اِلَیْہَا (پ ۹ ع ۱۴) یعنے خدا نے نر کی قسم سے مادہ کو پیدا کیا۔ تاکہ اُس کے ساتھ اُنس اور محبت سے رہے اور وحشت دور کرے۔

جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ ہماری اس تقریر میں شاید ہی کسی کو کلام ہو مگر جو لوگ قدرت کے مشاہدے کو غور سے نہیں دیکھتے وہ شاید کہینگے کہ یہ تو نفس پرستی اور شہوت رانی ہے۔ ہم تو اسبات کو پسند نہیں کرتے۔ بلکہ عورت مرد کا ملاپ اسی نیت سے ہونا چاہیے۔ کہ اولاد پیدا ہو۔ ورنہ پھر تو صرف شہوت رانی ہوئی۔ حیوانوں میں بھی یہ خوبی ہے۔ کہ ایسے وقت میں جفتی کرتے ہیں۔ کہ اولاد پیدا ہو سکے مگر غور سے دیکھا جائے تو یہ سوال بالکل جلد بازی کا نتیجہ ہے۔ ہم اس بات کے منکر نہیں کہ اولاد کے پیدا کرنے کے وقت جفتی نہ کیجائے۔ بلکہ گفتگو یہہ ہے کہ نر مادہ کا ملاپ اصل میں اس وحشت کے دور کرنے اور جذبۂ فطرت کو پورا کرنے کو ہے جو قدرت نے اُن میں پیدا کیا ہے۔ مگر قدرت چونکہ اپنی کوئی کل بیکار نہیں چھوڑتی اس لیئے اُن سے اپنا کام بھی اندر ہی اندر لے لیتی ہے۔ یہ تقریر خدا کے فضل سے صرف مدلل ہی نہیں بلکہ وجدانی ہے۔ کہ ہر ایک بالغ اپنے حال پر غور کرنے سے اس کی تصدیق کر سکتا ہے کہ جس وقت اُسکو اپنی مادہ سے جذبۂ شوق ہوتا ہے۔ وہ اس بات کو ہمیشہ مدنظر نہیں رکھا کرتا۔ کہ اس ملاپ سے اولاد ہی پیدا ہو۔ بلکہ اگر اولاد کے پیدا ہونے کا وقت نہ ہو۔ مثلاً حائضہ یا حاملہ ہو۔ یا شیر خوار

[1] خدا اپنے کاموں پر غالب ہے (قرآن شریف)

بچہ گود میں ہو۔ تو ایسے وقت میں بھی وہ اپنی بیوی سے ملاپ کرتا یا بغلگیر ہوکر اپنی وحشت اور شوق کو پورا کر لیتا ہے۔ ہم اس کے متعلق کوئی مزید تقریر کرنی نہیں چاہتے۔ کیونکہ یہ ہر ایک کا وجدانی امر ہے ۶

آفتاب آمد دلیل آفتاب

علاوہ اس کے اگر اس کے جواب میں ہم بلا کسی ایچ پیچ یا جواب کے مان لیں کہ ہاں نر و مادہ کا ملاپ جذبہ شوق اور شہوت رانی ہی کے لیے ہے۔ تو کون امر ہمیں مانع ہے۔ جبکہ اس کی دو نظیریں (بھوک اور پیاس) قدرت نے ہمارے اندر پہلے سے پیدا کر رکھی ہیں۔ جنکو ہم برابر وقت پر پورا کرتے ہیں۔ جن کے پورا کرنے میں ہماری کوئی خاص غرض نہیں ہوتی۔ بجز اسکے کہ جو تکلیف اُن سے پیدا ہوئی ہے۔ اوسکو ہم دفع کریں جب پر ہمیں کوئی بھی ملامت نہیں کرتا۔ پھر اگر ہم جذبہ نفسانی کو (جو قدرت نے اوسی کھانے پینے سے ہم میں پیدا کیا ہے) پورا کریں تو کیا خرابی ہے۔ یہی مطلب اوس حدیث کا ہے۔ جس میں حضور اقدس (فداہ ابی و امی) نے فرمایا ہے۔ کہ جب کوئی شخص کسی غیر عورت کو اتفاقاً دیکھ لے اور اس کی محبت اُس کے دل پر غالب آوے۔ تو وہ اپنی عورت کے پاس جاکر قضائے حاجت کرے کیونکہ اسکے ساتھ بھی وہی ہے۔ جو اُسکے ساتھ ہے۔

اس حدیث سے اوس شبہ کا جواب بھی ہو سکتا ہے جو اس موقع پر پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ اگر جذبۂ نفسانی ہی کے لئے نر مادہ کا ملاپ ہے تو حیوان اور انسان میں کیا فرق رہا۔ یہ تو بالکل حیوانیت ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قدرتی تقاضوں اور حیوانی خواہشات میں کوئی فرق نہیں جیسے وہ کھاتے پیتے ہیں ویسے ہم بھی کھاتے ہیں۔ جیسے وہ اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں ہم بھی کرتے ہیں پس جیسے وہ نر مادہ شہوت رانی اور جذبہ شوق پورا کرتے ہیں۔ ہم بھی کرتے ہیں اس میں قدرتی طور پر کوئی فرق نہیں۔ ہاں فرق ہی تو یہ ہے کہ انسان چونکہ صاحب عقل ہے۔ اس لئے اس پر لازم ہے کہ اپنی کل خواہشات نفسانیہ کو ایسے طریق کر

پورا کرے۔ کہ کسی طرح خالق اور مخلوق کے نزدیک مورد الزام نہ بنے یعنی جیسے
اکل و شرب میں انتظام تمدن کا خلاف نکرے۔ کہ کسی کا مال چوری ڈاکہ زنی
سے نہ کھائے اسی طرح جذبۂ شہوت پورا کرنے میں عقل اور سمجھ کے اصول
سے متجاوز نہو۔ یعنی زناکاری۔ لواطت وغیرہ میں عمر ضائع نہ کرے۔ خدا کی
پاک کتاب قرآن شریف نے اسی اصول کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جہاں ارشاد
ہے کہ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ یعنے باہمی صلح صفائی اور ملاپ سے جذبۂ
شوق پورا کرنے کو نکاح کیا کرو۔ نہ کہ صرف شہوت رانی کرنے کو۔ کہ بعد
قضاء حاجت نہ وہ اُس کا واقف نہ وہ اُس کی آشنا جس سے اولاد کی تربیت
اور حفاظت بھی نہ ہو سکے۔ دیانند جی نے بھی تمام عمر میں اسی مضمون کو سچا ادا کیا ہے
آپ ایک سوال وجواب کی صورت میں لکھتے ہیں:۔

"سوال۔ بیاہ کیوں کرنا۔ کیونکہ اس سے مرد وعورت کو بندش میں پڑ کر بہت
تنگ ہونا اور دکھ بھوگنا پڑتا ہے۔ اس لئے جس کے ساتھ جس کی محبت ہو
تب تک وے ملتے رہیں۔ جب محبت چھوٹ جائے تو چھوڑ دیں"

جواب:۔ یہ حیوانوں پرندوں کا طریقہ ہے انسانوں کا نہیں اگر انسانوں میں
بیاہ کا قاعدہ نہ رہے۔ تو سب گرہست آشرم کے اچھے اچھے کام خراب وخستہ
ہو جائیں۔ کوئی کسی کی خدمت بھی نہ کرے اور بھاری زناکاری بڑھ کر سب بیمار
کمزور اور کم عمر ہو کر جلد جلد مر جائیں کوئی کسی سے خوف یا شرم نہ کرے گا
ستیارتھ ص ١٥٦ء

چونکہ نکاح سے اصل غرض یہی ہے کہ جذبہ شوق اور قدرتی کشش جو نر کو مادہ
کی طرف اور مادہ کو نر کی جانب ہے پوری ہو سکے۔ اس لئے قرآن مجید نے
جہاں کنواریوں کے نکاح کرا دینے کا حکم دیا ہے۔ **بیوگان** کی بابت بھی
بلا کسی قید اور شرط کے فرمایا ہے۔ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ (یعنی بیوگان
کے نکاح کرا دیا کرو) اس سراسر انصاف اور پر از اوصاف تعلیم کے مقابلے

ہم اپنے ناظرین کو ویدک مت یا آریہ دھرم کی پاکیزہ تعلیم بھی بتلاتی ہیں۔ جن کا دعوے ہے۔ کہ جو مذہب علم و عقل کے خلاف ہو وہ مذہب بالکل غلط اور غیر قابل قبول ہے۔ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ آریہ سماج شادی بیوگان پر زور دیتے ہیں۔ مگر یہ صرف دور کے ڈھول سہاونے ہیں۔ اصل تعلیم اُن کی یہ نہیں۔ چنانچہ اُن کے مستند اور معتبر دستور العمل یعنے ستیارتھ پرکاش سے ہم اس مضمون کو نقل کرتے ہیں:۔ سنئے!

"جس عورت یا مرد کا پانی گرہن یاتر سنسکار ہوا ہو۔ (محض رسومات شادی ادا ہوئی ہوں) اور میل نہ ہوا ہو۔ یعنی اکھشت یونی استری (باکرہ عورت) اور اکھشت ویرج مرد ہو۔ اُن کا دوسری عورت یا مرد کے ساتھ پنر وواہ (مکرر ازدواج) ہونا چاہیئے"

اس سے کیا نتیجہ نکلا۔ کہ برہمن کھشتری اور ویش ورنوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جنکی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ (مکرر بیاہ) نہ ہونا چاہیئے"۔ ستیارتھ صـ۱۴۶

ناظرین خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہہ تعلیم کہانتک اصول قدرت سے مطابق ہے۔ اور کہانتک مخالف ہو اللہ اللہ اکس زور سے شریف قوموں (برہمنوں کھشتریوں۔ ویشوں) کی بیوگان کو نکاح ثانی سے بند کیا جاتا ہے۔ ایک تو یہی غضب ناقابل عفو جرم ہے کہ جوان عورت کو حظوظ نفسانی سے محروم کیا جاتا ہے جسکی عمر ابھی اپنا جذبۂ شوق پورا کرنا چاہتی ہے جو قدرت خالق نے ادس میں پیدا کیا ہے۔ نہ صرف پیدا ہی کیا ہے۔ بلکہ اُس کے پورا کرنے کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ اسی لیئے اُن کا جوڑا نر بنایا ہے۔ دوسرا غضب یہہ ہو کہ شریف قومیں تو نہ کریں۔ مگر رذیل تو میں (شودر) کریں۔ کہنے کو تو یہہ کہا جاتا ہے کہ ویدک تعلیم سب لوگوں کے لیئے برابر ہے۔ بلکہ یہہ بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ جس تعلیم میں برابری نہ ہو۔ ادس کے کذب کی۔ بس یہی دلیل کافی ہے کہ وہ باقی قدرتی چیزوں کیطرح

مساوی نہیں۔ مگر یہاں یہ غضب ہے کہ شودروں اور شریفوں کے لئے احکام الگ الگ ہیں۔ اسی ایک حکم (نکاح ثانی) ہی میں نہیں بلکہ اسکی نظیر اور حکموں میں بھی ہے اُن کیلئے الگ حکم ہیں۔ مثلاً اُنکے نکاح کے وقت وید منتر نہیں پڑھے جاتے۔ اور شریفوں کے نکاح پر پڑھے جاتے ہیں۔ سچ پوچھو تو شودر اچھے رہے۔ ایک تو یہ کہ ایسے بے انصاف کلام کے سننے سے بچ دوئم قانون قدرت کے موافق نکاح ثانی کرا کر اپنے جذبۂ شوق کو (جو خالق کائنات نے نر مادہ میں پیدا کیا ہوا ہے) پورا کر کے کامیاب تو ہو گئے +

یہ مسئلہ اگر ہندوؤں کی زبان اور قلم سے نکلتا۔ تو وہ ایک طرح سے معذور بھی تھے کیونکہ اُنکا یہ دعویٰ نہیں۔ کہ ہمارا مذہب دلیل سے چلسکتا ہے افسوس تو یہ ہے۔ کہ ایسے احکام اُس قوم کے منہ اور قلم سے نکلتے ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ

"جو مذہب قانون قدرت کے مطابق نہو۔ وہ غلط ہے"

اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اُن سے اس مسئلہ کی قانون قدرت سے مطابقت پوچھیں اور

سوال!

کریں۔ کہ ایک لڑکی جو ۱۳۔ ۱۴ یا ۱۵۔ ۱۶ یا ۱۷۔ ۱۸ سال کی عمر میں **بیوہ** ہو گئی ہے تبلائیے! اوس کی یہ جوانی اس امر کی خواہش کرتی ہے یا نہیں؟ کہ اپنا جذبۂ شوق (جو قدرت نے اُسکے اندر پیدا کیا ہے) کسی جوڑے سے ملکر پورا کرے سچ تو یہ ہے۔ کہ جو خواہش خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کی ہے۔ اُسکا ملیا میٹ کرنیکی کوشش کرنا گویا خدا کے قانون قدرت سے مقابلہ ہے کوئی کتنا زور لگا کر پانی کو روکنا چاہے وہ پانی نہ رکیگا البتہ کسی دوسری طرف ضرور رستہ نکالیگا اسی لئے خدا کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لا رهبانية في الاسلام یعنے **اسلام** چونکہ بانی فطرت کا تبلایا ہوا دین ہے اس لئے اس میں کوئی کام فطرت کے خلاف نہیں ہے کہ تم آبادی چھوڑ کر جنگل میں مجرد تنہا جا بیٹھو یہ ہرگز جائز نہیں۔ اس سوال کا جواب تو آریوں کی طرف سے کوئی نہیں دیا جاتا۔ البتہ آگے سوامی دیانند نے اسی ضمن میں ایک تقریر کی ہے

جو اس دعویٰ کی دلیل ہے فرماتے ہیں:۔

سوال۔ پنر وواہ میں کیا نقص ہیں؟ جواب (۱) عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا۔ کیونکہ جب چاہی تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کیساتھ تعلق کر لے (۲) جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے پر پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اٹھا لیجانا اور ان کے کنبہ والوں کا ان سے جھگڑا کرنا۔ (۳) بہت سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان بھی مٹ کر انکی جائداد کا برباد ہو جانا۔ (۴) پتی برت اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا۔ اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجوں میں پنر وواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہونے چاہئیں۔ ستیارتھ صفحہ ۱۴۶

ناظرین! ذرا غور سے سوامی جی کی تقریر کو پڑھو کہ کیا فرما رہے ہیں۔ پہلی وجہ کہ عورت مرد میں محبت کا کم ہونا۔ یہ تو ہمارے اس مضمون سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ کیونکہ مسئلہ تو شادی بیوگان کا ہے جو بعد مرنے خاوند کے ہوتی ہیں۔ اُس میں یہ اختیار کہاں ہے کہ مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق کرلے۔ یہ بات تو سوامی جی نے بالکل بے تعلق کہدی ہے اسکا جواب یہی کافی ہے کہ ؎ سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست۔ دوسری وجہ بھی سوامی جی کی بالکل دور از کار ہے۔ جائداد کے متعلق جھگڑا پیدا ہونا بھی اگر کوئی واقعی امر ہے صرف فرضی نہیں۔ تو یہ قصور بھی وید بھگوان ہی کا ہی جس نے تقسیم وراثت کے متعلق کوئی قاعدہ نہ بتلایا۔ کہلانیکو تو ایشری گیان (علم الٰہی) ہی مگر نمونہ یہ کہ بیوی خاوند کی جائداد کی تقسیم کا کوئی قاعدہ نہیں ورنہ اگر ہی تو اس حکم کے مطابق عورت اپنا حصہ مرد کی جائداد سے اور مرد اپنا حصہ عورت کے مال سے لیکر جسطرح چاہے خرچ کرے کنبے والے اپنا حصہ لیلیں جھگڑا کیسا اور نزاع کیا؟ علاوہ اس کے اگر یہ جھگڑا نکاح ثانی سے منع کرتا ہے تو نکاح اول سے کیوں منع نہیں کرتا؟ کیا نکاح اول کے سسرال عورت یا مرد کا مال زیور وغیرہ نہیں کھا جائینگے۔ تو پھر مطلقاً اس رسم قبیح (نکاح) کو جڑ بنیاد ہی سے کیوں نہیں اکھاڑتے اور کیوں شہرکر شاہی ڈنڈی ہاتھ میں لیکر نہیں لگاتے پھرتے کہ ؎

مجرد سب سے اعلے ہی ٭ نہ جورو ہے نہ سالا ہے

تیسری وجہ بھی عجیب ہی منطق اور فلسفہ پر مبنی ہے اللہ اکبر آریہ سماج اور یہ دلائل! ناظرین اُن کے دعوؤں کو سنیں۔ اور اُن کی دلیلوں کو جانچیں کہ مقابلہ تو قانون قدرت سے۔ اور دلائل ایسے کمزور جو یہہ ذکر ہوئے ہیں۔ کیا کہنے ہیں کیوں نہ ہو۔ ایک تو دلیل ایسی بھر اوسپر طرہ یہ کہ سوامی جی مہاراج کا بیان بس ے

لُطف پر لُطف ہی املا ہیں میرے یار کے یار
جائے حطی سے گدح لکھتا ہے ہوز سے ہمار

کہاں نکاح ثانی اور کہاں خاندانوں کا نام و نشان مٹ کر برباد ہو جانا۔ کوئی ان سے پوچھے۔ کہ بیوہ کے نکاح کرنے پر تو یہہ بُرا نتیجہ پیدا ہوگا۔ (جسکا ثبوت بتلانا بھی آریہ سماج کا فرض ہے) کیا بیوہ رہنے میں اس نقصان کی تلافی ہو جائے گی یعنے خاوند مرحوم کا خاندان بیوہ قایم رکھ سکیگی (ہاں بیشک تلافی ہوگی اور خاندان بھی قایم رہیگا۔ چنانچہ سوامی جی اسکا ثبوت خود دیں گے) بھلا اگر کسی بیوہ عورت کے گھر مرحوم خاوند سے ایک بچہ بھی ہے۔ اور اُس کی عمر بھی ۱۶-۱۷ سال کی ہے (جو عین جوانی کے شباب کا عالم ہے) تو اس صورت میں عورت مذکورہ کے نکاح ثانی کرنے سے پہلے خاوند کا نام و نشان مٹ جانا کیونکر ہو جائے گا؟

علاوہ اس کے یہ کیا ضرورت ہے کہ خاوند کا نام و نشان قایم رکھنے کیلئے عورت کو قدرتی خواہشات سے روکا جائے یہ تو وہی مثل ہوئی کہ "نانی خصم کرے۔ دہوتا چٹی بھرے" خاندان تو خاوند کا قائم رکھا جائے اور عورت کو جذبہ قدرتی کے پورا کرنے سے روکا جائے۔

چوتھی دلیل کے متعلق کچھہ کہنے سے پہلے اس مقام کا حاشیہ نقل کرنا مناسب ہے

نوٹ:- پتی برت سے خاوند کی حلف اور ستری برت سے زوجہ کی حلف مراد ہے۔ مگر ریوا سے یہ حلف ٹوٹ جاتی ہے۔ کیونکہ دونوں نے بیاہ کے وقت

پرمیشور کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ عہد کیا تھا۔ کہ اپنی حین حیات تک دوسرے کے ساتھ بیاہ نہ کرینگے۔ حاشیہ صفحہ ۱۴۶

اس حاشیہ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دلیل دیتے ہوئے سوامی جی شائد نشے میں تھے۔ ورنہ شادی بیوگان کے نکاح کے منع کرنے کا دعویٰ کر کے یہ دلیل نہ دیتے جس میں خاوند کی زندگی میں نکاح ثانی کی ممانعت معلوم ہوتی ہے نہ کہ بعد از موت۔

اب ناظرین سے گذارش ہے کہ ان چاروں دلیلوں کو بغور پڑھیں۔ اور سوچیں کہ کیا ان سے یہ نتیجہ نکلسکتا ہے کہ بیوگان کا نکاح ثانی نہ ہونا چاہئے۔ اب ہم ناظرین کی دلچسپی اور مزید لطف کے لئے سوامی جی کے ایک سوال وجواب کو نقل کرتے ہیں۔ جو اس بحث کی متعلق ہے۔ آپنے از خود مخالف کی طرف سے لکھا ہے:۔

سوال:۔ جب قطع نسل ہو جائے۔ تب بھی اُس کا خاندان معدوم ہو جائیگا اور عورت و مرد زناکاری وغیرہ میں لگ کر اسقاط حمل وغیرہ بہت بدفعلیاں کرینگی۔ اس لئے پنر بواہ ہونا اچھا ہے۔

جواب۔ نہیں نہیں۔ کیونکہ اگر عورت مرد برہمچریہ میں قائم رہنا چاہیں۔ تو کوئی بھی خرابی برپا نہ ہوگی۔ اور اگر خاندان کے سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے کسی اپنی ذات والے کا لڑکا گود میں لے لینگے۔ اُس سے خاندان چلے گا اور زناکاری بھی نہ ہوگی۔ اور اگر برہمچریہ نہ رکھ سکیں۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلیں۔ ستیارتھ صفحہ ۱۴۶

اس کلام میں سوامی جی نے دو حکم دیئے ہیں مگر دونوں ہی معقول۔ ایک تو یہ کہ دوسرے کا لڑکا لیکر اپنے خاوند کے خاندان کو قائم کرے (۲) دوسرا یہ کہ اگر اُسکو غلبہ شہوت ہے۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے۔ جس سے دونوں کام (شہوت رانی اور اولاد) بیک کرشمہ دو کار کی طرح حاصل ہو جائیں گے۔ لیکن

تیسری وجہ بھی عجیب ہی منطق اور فلسفہ پر مبنی ہے۔ اللہ اکبر آریہ سماج اور یہ دلائل! ناظرین اُن کے دعوؤں کو سنیں۔ اور اُن کی دلیلوں کو جانچیں کہ مقابلہ تو قانون قدرت سے۔ اور دلائل ایسے کمزور جو یہہ ذکر ہوئے ہیں۔ کیا کہنے ہیں کیوں نہ ہو۔ ایک تو دلیل ایسی پھر اوپر طرہ یہ کہ سوامی جی مہاراج کا بیان بس ہے

لطف پر لطف ہی املا ہیں میرے یار کے یار
جائے حظی سے گدح لکھتا ہے ہوز سے ہمار

کہاں نکاح ثانی اور کہاں خاندانوں کا نام و نشان مٹ کر برباد ہو جانا۔ کوئی ان سے پوچھے۔ کہ بیوہ کے نکاح کرنے پر تو یہہ بُرا نتیجہ پیدا ہوگا۔ (جسکا ثبوت بتلانا بھی آریہ سماج کا فرض ہے) کیا بیوہ رہنے میں اس نقصان کی تلافی ہو جائے گی یعنے خاوند مرحوم کا خاندان بیوہ قایم رکھ سکیگی (ہاں بیشک تلافی ہوگی اور خاندان بھی قایم رہیگا۔ چنانچہ سوامی جی اس کا ثبوت خود دیں گے) بھلا اگر کسی بیوہ عورت کے گھر مرحوم خاوند سے ایک بچہ بھی ہے۔ اور اُس کی عمر بھی ۱۶-۱۷ سال کی ہے (جو عین جوانی کے شباب کا عالم ہے) تو اس صورت میں عورت مذکورہ کے نکاح ثانی کرنے سے پہلے خاوند کا نام و نشان مٹ جانا کیونکر ہو جائے گا؟

علاوہ اس کے یہ کیا ضرورت ہے کہ خاوند کا نام و نشان قایم رکھنے کیلئے عورت کو قدرتی خواہشات سے روکا جائے یہ تو وہی مثل ہوئی کہ "نانی خصم کرے۔ دہوتا چٹی بھرے" خاندان تو خاوند کا قائم رکھا جائے اور عورت کو جذبہ قدرتی کے پورا کرنے سے روکا جائے۔

چوتھی دلیل کے متعلق کچھ کہنے سے پہلے اس مقام کا حاشیہ نقل کرنا مناسب ہے

انوٹ:- پتی برت سے خاوند کی حلف اور ستری برت سے زوجہ کی حلف مراد ہے۔ مگر بیواہ سے یہ حلف ٹوٹ جاتی ہے۔ کیونکہ دونوں نے بیاہ کے وقت

پرمیشور کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ عہد کیا تھا کہ اپنی حین حیات تک دوسرے کے ساتھ بیاہ نہ کرینگے۔ حاشیہ صفحہ ۱۴۶

اس حاشیہ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دلیل دیتے ہوئے سوامی جی شائد نشے میں تھے۔ ورنہ **شادی بیوگان** کے نکاح کے منع کرنے کا دعویٰ کر کے یہ دلیل نہ دیتے جس میں خاوند کی زندگی میں نکاح ثانی کی ممانعت معلوم ہوتی ہے نہ کہ بعد از موت۔

اب ناظرین سے گذارش ہے کہ ان چاروں دلیلوں کو بغور پڑھیں۔ اور سوچیں کہ کیا ان سے یہ نتیجہ نکلسکتا ہے کہ **بیوگان** کا نکاح ثانی نہ ہونا چاہیئے۔ اب ہم ناظرین کی دلچسپی اور مزید لطف کے لئے سوامی جی کے ایک سوال وجواب کو نقل کرتے ہیں۔ جو اس بحث کی متعلق ہے۔ آپنے از خود مخالف کی طرف سے لکھا ہے:۔

سوال:۔ جب قطع نسل ہو جائے۔ تب بھی اُس کا خاندان معدوم ہو جائیگا اور عورت و مرد زناکاری وغیرہ میں لگ کر اسقاط حمل وغیرہ بہت بدفعلیاں کرینگی۔ اس لئے پنر بواہ ہونا اچھا ہے۔

جواب۔ نہیں نہیں۔ کیونکہ اگر عورت مرد برہمچریہ میں قائم رہنا چاہیں۔ تو کوئی بھی خرابی برپا نہ ہوگی۔ اور اگر خاندان کے سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے کسی اپنی ذات والے کا لڑکا گود میں لے لینگے۔ اُس سے خاندان چلے گا اور زناکاری بھی نہ ہوگی۔ اور اگر برہمچریہ نہ رکھ سکیں۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کریں۔ ستیارتھ صفحہ ۱۴۶

اس کلام میں سوامی جی نے دو حکم دئیے ہیں مگر دونوں ہی معقول۔ ایک تو یہ کہ دوسرے کا لڑکا لیکر اپنے خاوند کے خاندان کو قائم کرے (۲) دوسرا یہ کہ اگر اُسکو غلبہ شہوت ہے۔ **تو نیوگ** کر کے اولاد پیدا کرے جس سے دونوں کام (شہوت رانی اور اولاد) بیک کرشمہ دو کار کی طرح حاصل ہو جائیں گے۔ لیکن

ان دونوں کا جواب دینے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ ہم نیوگ کی ذرا ماہیت بیان کریں۔

آریہ مت کے مطابق جب عورت کے ہاں مرد کی کمزوری وغیرہ سے بچہ پیدا نہ ہو۔ تو مرد عورت کو اجازت دے کہ

"اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسری خاوند کی خواہش کر۔ کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد پیدا نہیں ہوسکیگی۔ تب عورت دوسرے مرد کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلے"

ستیارتھ پرکاش صـ ۱۵۴

نیوگ کی کیفیت اور ماہیت تو معلوم ہوئی۔ اب ان دلیلوں کے جوابات سُنیئے:-

مشترک جواب دونوں صورتوں کا یہ ہے۔ کہ باپ بیٹے کا تعلق یعنے بیٹے کا باپ کے قائم مقام ہونا صرف اسلئے ہوتا ہے۔ کہ بیٹا باپ کے نطفے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے سوا کوئی وجہ نہیں۔ اِس وجہ کو کل دنیا کے اہل الرائے عموماً اور آریہ سماج خصوصاً تسلیم کرتے ہیں کہ باپ بیٹے کا تعلق نطفے کی وجہ ہی سے ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ لڑکا باپ کا تو بیٹا کہلاتا ہے۔ مگر چچا کا بیٹا نہیں۔ پس بعد اس عقلی وجہ کے ہم پوچھتے ہیں کہ کسی دوسرے کے بیٹے کو گود میں لیکر خاوند کا خاندان قائم کرنا یا نیوگ کرا کر خاوند کا جائز وارث بنانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ خاوند کے نطفے سے پیدا نہیں۔ تو خاوند کا قائم مقام اور خاندان کو قائم رکھنے والا کیونکر ہو سکتا ہے جسکا نطفہ ہے۔ اوسیکا بیٹا ہے۔ اُسی کے خاندان کا ممبر ہے۔ اس عورت کے مرحوم خاوند سے نہ تو اُسکے نطفہ کا تعلق ہے۔ نہ کچھ اور بلکہ بچے کے رحم میں آنے سے پہلے ہی وہ مرحوم اس دنیا سے بھی رخصت ہو گیا۔ تو ایسی صورت میں یہ کیا انصاف ہے کہ اِس لڑکے کو جو اُس مرحوم سے بالکل بے تعلق ہے۔ جوڑا جائے۔ اور اُس کا وارث اور جانشین بنایا جاوے

کیا کوئی

آریہ سماجی

ہمیں اسکی فلاسفی بتلا سکتا ہے۔ اسی اصول حکمت کی بنا پر قرآن شریف نے جو ایشور بانی (بانی فطرت کا کلام) ہے لے پالک بچوں کے لئے صاف ارشاد فرمایا ہے۔

اُدْعُوهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ

یعنے چونکہ بچہ کا باپ کے قائم مقام ہونا اوسکے نطفے کے تعلق پر مبنی ہے اسلئے تم لے پالکوں کو اون کے اصلی باپوں کی طرف نسبت کیا کرو۔ یہی انصاف کی بات ہے۔

یعنے لے پالکوں کو اپنا بیٹا مت کہا کرو مطلب یہ کہ لے پالک بنایا ہی نکرو کیونکہ جو کوئی لے پالک بناتا ہے۔ وہ اسی غرض سے بناتا ہے۔ کہ اوسکا بیٹا کہلائے اور اوسکا خاندان باقی رہے۔ لیکن جب قرآن شریف نے اسکی بنیاد ہی اکھاڑ دی۔ کہ اوس بچہ کو اپنا مت کہا کرو۔ تو ایسے صریح حکم کے ہوتے ہوئے کون انکو لے پالک بنانیکا حوصلہ کریگا۔

ہم اس مسئلہ (نیوگ) کی شرم وحیا کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ ہر ایک شخص اسکا اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ یہ کس قسم کا حکم ہے۔ کہ اپنی عورت کو دوسرے کے پاس بھیجے۔ یا اوسی کو اپنے گھر میں بلاکر بعد مناسب خاطر تواضع کے اپنے ہی بستر پر لٹا کر اپنی چاہتی بیوی کو اس کے ساتھ سلا کر آپ اُس (ویریہ داتا) کے آگے حقہ بھر کر رکھیں اور کوٹھری سے باہر ہو کر دست بدعا رہیں۔ کہ ہے ایشور سچد انند نرا کار دیا لو پرماتما آج مینے تیری بانی وید بھگوان پر عمل کر کے تیرے ہی آسرے پر تمام شرم وحیا کو بالائے طاق رکھدیا ہے۔ بس اب ہے دیالو پرماتما مہاراج تو ہی اب ہماری یہ ارتھنا قبول کر۔ کہ آج کی رات کے سوا دوسری

رات پر یہ امر موقوف نہ رکھ۔ بس جو کچھ ہو آج رات ہی میں ہو کر میری نسل کو قائم کرنے والا پیدا ہو جاوے۔ ہے ایشر داتا میری پیاری استری کو جسے میں نے محض ایک نونہال کی خاطر ایک پاپی ہٹے کٹے مسٹنڈے کیساتھ اپنے ہاتھ سے سلایا ہے جسے میں خود دروازے کے وزن سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ بھونچے اونٹ کی طرح پیپیں کھائے جا رہی ہے) اگر آج کی رات میں گربھ (حمل) نہوا۔ تو خطرہ ہے۔ کہ ڈشٹ لوگ وید بھگوان کے حکموں پر ہنسی کرینگے تمسخر اڑائینگے اور نظم مندرجہ ذیل پڑھینگے:۔

نظم

ہے بے غیرتی کا شرارہ نیوگ
ڈبو دیگا اک دن ستارا نیوگ
جو ہوں بانجھ بھی استری خواہ پرش
کوئی یہ بھی ہیں کیا شرٹی کرم
کہ پک جاویں ٹھنڈے تو روٹیاں
کریں دوسرے بیاہ پھر کس لئے؟
کریں ایک ہی بار شادی دوج
کہاں بیاہ میں وہ دکھائیگا جو
سہاگن تو ہمبستر غیر ہو
اجی دبرم کی بات میں شرم کیوں
کرو بھی۔ تو ہے۔ ورنہ آپس میں کیا
ہوئی نمیست اب تک بہت خانداں
دیانندجی کو نمستے کہو
زاولادخالی نہ ماند زنے
جلاویگا گھر بار سارا نیوگ
دکھائیگا آخر خسارا نیوگ
ہے بیٹیوں کا کرتا اجارا نیوگ
جدہر کر رہا ہے اشارا نیوگ
ہے برعکس فطرت تمہارا نیوگ
ہے رنڈوں کا بھاری سہارا نیوگ
پھر اُن کیلئے ہو دل آرا نیوگ
نئے سے نیا اک نظارا نیوگ
کرے پر نہ ہرگز کنوار نیوگ
مہاشئے کرو آشکارا نیوگ
تمہارا نیوگ اور ہمارا نیوگ
یہ بخشا ہے ایشر نے چارا نیوگ
تمہارے لئے کیا اوتارا نیوگ
کند جائے شوہر مدارا نیوگ

گر از ہر دو یک بد کلامی کند
چلو آریو مل گئے دیا نند
جو بیٹا نہ حاصل ہو اک یار سے
کری محنت اور پھل نہ پاوے تو کیوں؟
بھلا مہرشی جی کو سونا کہاں
کوئی کیا کرے اسمیں غیرت ۔ ہو جب
نہیں گھر کی بیوی سے اب کوئی کام
نہ روٹی نہ کپڑا نہ فکر مکاں
زناں را نیوگ ست جائے زناء
پئے زن بد لہا حمیت نہ ماند
جب آنکھوں سے شرم و حیا اٹھ گئی

دگر رو د ساز د ہزارا نیوگ
یہ رگ وید میں سے پکارا نیوگ
کراؤ دو بارہ سہ بارا نیوگ
کرے کوئی قسمت کا مارا نیوگ
کرے جب کوئی سیم پارا نیوگ
مہاشے پتی کو گوارا نیوگ
کہ ہے سب کا خاصا گذارا نیوگ
یہ ارزاں نہو کیسے پیارا نیوگ
کہ بر داشت فعل زنارا نیوگ
ازینجا خوش آمد شمارا نیوگ
ہوا آنکھ کا تیری تارا نیوگ

نیاری جواب سخن جز دروغ
کہ نگذاشتت ہیچ یارا نیوگ

ہمیں اس سے مطلب نہیں ۔ جسکا جی چاہے ۔ ایسا کام کرے ۔ مگر سوال یہ ہے کہ ایسا بچہ اصلی خاوند کے خاندان کو قائم رکھنے والا کیونکر ہو سکتا ہے اس کا اوس کا جوڑ کیونکر بنا؟

اس کے جواب

میں سماجیوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا ۔ کہ اس حکم کی دلیل اور فلاسفی بتلاویں اور جو اعتراضات اسپر وارد ہوتے ہیں ۔ اونکو اٹھاویں ۔ ہاں یہ اونکا جواب ہوگا اور ہوتا ہے ۔ کہ اسلام میں بھی سخت ظلم ہیں ۔ طلاق ہے ۔ متعہ ہے عزل ہے تعداد ازواج ہے ۔ مگر میں پوچھتا ہوں ۔ کہ اول تو یہ سارے احکام اسلام میں نہیں ۔ اور اگر ہوں بھی اور بقول آپ لوگوں کے یہہ

ے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۵

ظلم اور ناروا ہیں۔ تو مسلمانوں کے اس ظلم اور ناروا کارروائی سے آپکا ظلم اور
حیا سوز حکم کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟

بھلا اگر یہی سوال کوئی ایسا شخص آپ لوگوں پر کرے۔ جو اُن احکام اور مسائل
کا پابند ہو۔ تو کیا اوس کے جواب میں بھی آپ لوگ یہی جواب پیش کرینگے۔ جواب
وہ ہے جس سے اصل مدعا ثابت ہو کر اعتراضات کو جڑ سے اوٹھا وے۔ نہ کہ ایسا کہ
الٹا اوسکو مضبوط کرے۔

یہ تو آریوں کی اس کجروی اور بے سمجھی کو بحال رکھکر جواب ہے۔ مگر اصل اور
تحقیقی جواب یہہ ہے۔ کہ ان اسلامی مسائل کو **شادی بیوگان اور نیوگ**
سے کوئی تعلق ہی نہیں۔

طلاق تو یہہ ہے۔ کہ بوقت ضرورت اور ناتفاقی کے خاوند بیوی کی علیحدگی
ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہہ مصنوعی تعلق ہے اس لئے قابل انفصال ہے (مفصل
دیکھو ترک اسلام) اسکو بھی **شادی بیوگان اور نیوگ** سے کوئی تعلق نہیں۔
اس میں فصال ہے۔ تو اوس میں وصال ہے۔ دونوں کو ایک دوسرے کی نظیر بتلانا
آریہ سجنوں کی عقل کا خواب خیال ہے۔

تعجب ہے کہ خود تو یہ حکم دیں کہ عورت بانجھ ہو۔ تو آٹھویں برس بیاہ سے
آٹھ برس تک عورت کو حمل نہ ٹھیرے۔ اولاد ہو کر مرجاوے۔ تو دسویں برس
جب جب اولاد ہو۔ تب تب لڑکیاں ہی ہوں۔ لڑکے نہ ہوں۔ تو گیارہویں برس
تک اور جو بد کلام بولنے والی ہو۔ تو جلدی ہی اُس عورت کو چھوڑ کر دوسری
عورت سے **نیوگ** کرکے اولاد پیدا کرے۔ (ستیارتھ پرکاش صہ ۱۵۵)

کیا یہ حکم طلاق سے کم ہے طلاق میں تو عورت دوسرے خاوند سے نکاح کرکے
بآرام زندگی گذار سکتی ہے۔ مگر اس نیوگی کی عورت جسکو اس نے چھوڑ رکھا ہے
کیا کرے گی۔

ایسے ہی متعہ کی ماہیت معلوم کرنے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ بھی بے تعلق ہے

عرب میں ایک قدیم دستور تھا کہ جب کوئی شخص کہیں مسافری میں جاتا۔ تو اُس جگہ چند روز قیام کے لحاظ سے کسی عورت کے ساتھ چند روزہ عقد کر لیتا اُتنے دنوں تک وہ اُسکو بیوی جانتا اور وہ اوسکو خاوند سمجھتی۔ مرد بعد فراغت اپنی راہ لیتا۔ اولاد اگر ہوتی۔ تو اوس مرد کی ہوتی۔ اور مثل دوسری اولاد کے اوس کی وارث ہوتی۔ غرض مدت متعہ میں مرد عورت مثل ناکح منکوحہ کے ہوتے اسلام نے اس رواج کو بتدریج اٹھا دیا۔ (گو شیعہ کے نزدیک ابھی بحال ہے) تاہم اس کو نیوگ سے تو کوئی تعلق نہیں۔ اس میں اولاد صاحب الفراش (نطفے والے) کی ہوتی ہے نیوگ میں نطفے والے کو بالکل جواب ہی دیا جاتا ہے۔ پس ع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

ایسا ہی عزل بھی عرب میں ایک دستور تہا۔ کہ عورت کا حاملہ ہونا ناپسند کرتے۔ تو انزال کے وقت نطفہ باہر گراتے کہ حاملہ نہ ہو جاوے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ہوا۔ کہ ہم عزل کریں۔ آپنے فرمایا۔ کیوں کرتے ہو؟ یہ تو ایک فضول حرکت ہے۔ جو بچہ خدا کو پیدا کرنا منظور ہے وہ ہو کر ہی رہیگا بلکہ ایک حدیث میں فرمایا کہ ذالک واد اصغر (یہ بھی ایک قسم کا اولاد کو زندہ درگور کرنا ہے) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ عزل کوئی اسلامی حکم نہیں بلکہ منع ہے۔ اور اگر فرضاً ہو بھی تو اوسکو شادی بیوگان اور نیوگ سے کیا تعلق؟ اس میں اگر کچھ ہے۔ تو نطفے کا ضائع کرنا ہے۔ نیوگ میں مقصود غیر کے نطفے کو اپنا بنانا ہے۔

اسی طرح تعداد ازدواج بھی ایک بے تعلق بات ہی اُس میں نہ تو عورت کو جذبہ فطرت سے روکا ہے۔ نہ کسی غیر کا نطفہ اپنا بنایا گیا ہے۔ صرف اتنی بات ہے۔ کہ جس مرد کی طاقت اتنی ہو۔ کہ ایک عورت اوس کی حاجت روائی کو کافی نہ ہو سکے۔ اور ساتھ ہی صاحب وسعت بھی اس قدر ہو کہ متعدد بیویوں کے اخراجات کا متحمل ہو سکے۔ پھر بڑی بات یہ ہے۔ کہ عدل اور انصاف کرنے

پر او سکو قدرت ہو۔ یہ خوف نہو۔ کہ ایک ہی طرف جھک کر دوسری کو معلقہ کر دیگا۔ ایسے شخص کو جائز ہے۔ کہ تعداد ازدواج کے مسئلہ پر عمل کرے غور سے سنو!

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً

یعنے اگر تم مالدار بھی ہو۔ اور تم میں طاقت بھی ہو۔ پھر بھی اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم متعدد بیویوں میں انصاف نہ کر سکو گے۔ تو تم ایک ہی پر قناعت رکھو اور بس۔

تبلایئے! اسے بھی **شادی بیوگان اور نیوگ** کیا تعلق ؟ کیا اس میں کسی دوسرے کا نطفہ لیکر اپنا بنایا گیا ہے؟ کیا خلاف قانون قدرت بیوہ کو تمام عمر ایک جائز اور فطرتی خواہش کے پورا کرنے سے روکا گیا ہے؟ سچ کہنا اور انصاف سے کہنا ہے

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

تعداد ازدواج کی مفصل بحث تفسیر ثنائی جلد دوم اور ترک اسلام میں ملاحظہ ہو۔

تمت

ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسری

اکتوبر ۱۹۰۴ء

مکرر ۲۱۔ مارچ ۱۹۱۰ء

تقابل ثلاثہ توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ مفید۔ تینوں

کا مقابلہ ہے تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی ہیں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے قیمت مع محصول ڈاک عہ

فتوحات اہلحدیث چیفکورٹ۔ ائی کورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان

میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں اُن کو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ ر

الہامی کتاب وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان

اور آریہ عالموں کی بحث نہایت دلچسپ ۶ ر

حق پرکاش ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا

مکمل اور معقول جواب۔ قیمت ۸ ر

ترک اسلام رسالہ ترک اسلام کا معقول و مفصل جواب ۶ ر

تبرا اسلام مہاشہ دھرم پال آریہ نخل اسلام کا معقول جواب ۵ ر

ادب العرب صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ ہر اردو خوان بلا مدد استاد سمجھ لے۔ قیمت ۶ ر

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (نو آریہ

دھرم پال) جلد اول ۵ ر جلد دوم ۶ ر جلد سوم ۵ ر جلد چہارم ۵ ر چاروں جلدوں کی قیمت عہر للعہ محصول ڈاک۔

مناظرہ نگینہ مشہور مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا ۳ ر

اتباع سلف سلف کی تقلید اور اتباع کے متعلق لطیف تحقیق ۴ ر

اسلام اور برٹش لا یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ ۳ ر

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث یعنے موحدین کے مذہب کا بیان ۲ ر

مرقع دیانندی سوامی دیانند کے اقوال

اور اعمال میں تعارض تبلایا گیا ہے ۲ ر

شہادۃ القرآن وفات مسیح کے متعلق

مرزا قادیانی کی پیش کردہ آیات کے جوابات۔ قیمت ۸ ر

آیات متشابہات اصول تفسیر اور آیات متشابہات

کی تحقیق ۳ ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن
مولوی چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالے
متعلقہ نماز کا کامل جواب ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ ۱ر

السلام علیکم اسلامی سلام کے احکام
اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ ۱ر

نماز اربعہ اسلامی نماز کے احکام اور
مذاہب اربعہ کی عبادتوں کا مقابلہ ۳ر

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کا ابطال ۱ر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ حدیث
کے مطابق نماز کا مفصل بیان ۴ر

تہذیب ہندیوں کے فرائض ۱ر

ہدایت الزوجین نکاح و طلاق کے
مسائل اور میاں بیوی کے حقوق ۱ر

صحیفہ محبوبیہ مرزائیوں کے نئے رسالہ
صحیفہ آصفیہ کا جواب ۴ر

شریعت و طریقت ہردو کا بیان ۱ر

ہفوات مرزا مرزا کے مضامین متناقضہ ۱ر

الہامات مرزا مرزا قادیانی پیشگوئیوں
کی تردید بڑی شرح وبسط سے کیگئی ہے ۵ر

کانا دجال مرزا قادیانی کی تردید ۴ر

الہام الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۱ر

حدوث دنیا دنیا کی پیدائش کے متعلق
کہ قدیم ہے یا حادث آریوں کی تردید ۱ر

حدوث وید وید کی قدامت کا ابطال
دیدہ ہے ۱ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی دونوں
مضمونوں پر بحث کیگئی ہے ۲ر

چودہویں صدی مسیح مرزا قادیانی
کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ
صفحات ۱۴۵ - قیمت ۴ر

سرکوب بدعت بدعات کی تردید ۱ر

عزت کی زندگی وہ احکام جن سے
عزت کی زندگی حاصل ہوتی ہے ۱ر

سوامی دیانند کا علم و عقل ۱ر

خصائل النبی شمائل ترمذی کا اردو
ترجمہ ۱ر

اسلامی تاریخ آنحضرت علیہ السلام
کی زندگی کے حالات طیبہ ۱ر

پیارے نبی کی پیارے حالات
آنحضرت کی زندگی کے حالات دو جلدوں میں
قیمت ہر دو ۳ر

ہو سمٰکم المسلمین مسلمانوں کو فرقہ بندیوں
سے بندش کرنے والا رسالہ ۱ر

ملنے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر